حدیث
محمد اظہر مدنی

سچا مسلمان

عن انس بن مالک رضی الله عنه خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه (رواه البخاری ومسلم)

اللہ کے رسول ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک سچا پکا مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

اس دنیا کا ہر انسان یہی چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ فائدے میں رہے۔ وہ تجارت کرے تو اس میں اس کو کسی طرح کا نقصان نہ ہو، اس کی تجارت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی رہے۔ اسی طرح ملازمت کرنے والا بھی یہی سوچتا ہے کہ حالات اور وقت کے مطابق اس کی تنخواہ میں اضافہ ہوتا رہے۔ اسی طرح سے ہر کمپنی چاہتی ہے کہ اس کا پروڈکٹ مارکیٹ میں کامیاب ہوجائے۔ لوگ اس کے پروڈکٹ کے زیادہ سے زیادہ خریدار ہوجائیں۔ کسان بھی مہینوں محنت کرتا ہے اس کی بھی دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی کھیتی وفصل کی پیداوار اچھی سے اچھی ہوتا کہ اس کو بازار میں زیادہ سے زیادہ منافع مل جائے اور اس کے بال بچوں کی زندگی خوشحالی میں گزرے اور وہ کسی کا محتاج نہ رہے۔ اسی طرح کی سوچ اور پسند دوسروں کے بارے میں بھی ہونی چاہیے۔

مذکورہ حدیث میں ایک صاحب ایمان کو یہ ترغیب دی گئی ہے کہ وہ صرف اپنے ہی ترقی کے بارے میں نہ سوچے، اپنے آس پڑوس کی بھلائی وترقی کے بارے میں فکرمند رہے۔ اس کا جینا صرف اپنے لئے نہ ہو۔ اپنے اہل وعیال کے ساتھ اپنے اعزہ واقارب اور دیگر ماتحتوں کے لئے بھی ہو۔ اگر اللہ نے اس کو نعمت دی ہے تو اس نعمت سے دوسروں کو مستفیض کرے یہ نعمت اس کے گھروں تک محدود نہ رہے۔ یہ ہمارے ایمان کی ایک ظاہری علامت ہے۔ اسی طرح کا رجحان زندگی کے ہر مرحلہ اور شعبوں کے بارے میں ہونا چاہیے۔ یہی ایک صحت مند سماج اور افراد کی شناخت ہے۔ اگر یہ ختم ہوجائے تو ہمارے اچھے انسان ہونے پر سوالیہ نشان کھڑا ہوجاتا ہے۔

لیکن مادیت کے اس دور میں بیشتر لوگوں کے سوچنے اور سمجھنے کا انداز بدل گیا ہے۔ مصروفیت بھری زندگی نے لوگوں کے دکھ درد کو سمجھنے اور دیکھنے سے غافل کردیا ہے۔ لوگوں کی اندر خودغرضی بڑھتی جارہی ہے۔ صرف اپنے فائدے کے بارے میں سوچ رہے ہیں، پسند اور ناپسند اپنی زندگی تک محدود ہوکر رہ گئی ہے جبکہ ایک انسان اور اس سے بڑھ کر ایک صاحب ایمان کی سماج ومعاشرہ کے تئیں اس کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ کورونا کے بعد لوگوں کی زندگی میں اتھل پتھل پیدا ہوگئی ہے۔ تعلیم اور روزگار کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے لوگ کتنا پریشان ہیں۔ ایسے میں اصحاب خیر اور صاحب ثروت حضرات کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنی ترقی وبھلائی کے ساتھ دوسروں کی ترقی وبھلائی کے بارے میں فکرمند ہوجائیں اپنے بھائی کے دکھ اور درد کو اپنا درد سمجھیں۔ اگر کسی کو مالی اعتبار سے تعاون کی ضرورت پڑ رہی ہے تو مال سے مدد کریں، جن پریشان حال لوگوں تک ہم لوگ پہنچ نہیں سکتے ان کے لئے دعا کریں۔ بھلائی اور خیرخواہی کے بہت سے طریقے ہیں۔ ایمان اور ایک سچا مسلمان ہونے کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم ہر اعتبار سے اپنے ضرورت مند، بیمار، مقروض بھائیوں کی دامے درمے قدمے سخنے مدد کریں۔ مذکورہ حدیث میں اہل ایمان کو ان ہی باتوں کو تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سبھی مسلمانوں کو ایک دوسرے کے درد وغم اور مصیبت میں کام آنے اور مظلوم لوگوں کے لئے دعائیں کرتے رہنے کی توفیق ارزانی عطا فرمائے۔

☆☆☆

مدیر مسئول

اصغر علی امام مہدی سلفی

مدیر

عبدالقدوس اطہر نقوی

نائب مدیر: مولانا خورشید عالم مدنی مدیر اعزازی: مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی

مجلس ادارت

مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی مولانا شہاب الدین مدنی ڈاکٹر سعید احمد مدنی
مولانا اسعد اعظمی مولانا طہ سعید خالد مدنی مولانا انصار زبیر محمدی

اس شمارے میں

درس حدیث	۲
اداریہ	۳
قرآن میں مذکور لفظ ''الحکمۃ'' کے معنی ''سنت'' ہیں	۶
وجود الٰہی کے چند دلائل	۸
جمعہ کی اہمیت، فضیلت ومسائل	۱۱
رسول اکرم ﷺ کی محبوب غذائیں	۱۴
سرسید احمد خاں ایک عبقری شخصیت (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی یاد میں)	۱۷
رپورٹ: مجلس عاملہ مرکزی جمعیت اہل حدیث	۲۰
رپورٹ: چودھواں ۸/روزہ آل انڈیا ریفریشر کورس	۲۳
مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز	۳۱
کلینڈر ۲۰۲۴ء	۳۲

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدل اشتراک

سالانہ	۱۵۰/روپے
فی شمارہ	۷/روپے
پاکستان	۵۰۰/روپے

بلاد عربیہ ودیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

ویب سائٹ www.ahlehadees.org

ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com

جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

اداریہ

اصغر علی امام مہدی سلفی

بحرانی حالات اور سیرت طیبہ کی ہدایات

امت وملت، ملک وانسانیت اور فرد وجماعت پر بسا اوقات مشکلات، بحرانی کیفیات، آزمائشی حالات اور فتنہ وفساد جیسے واقعات وسانحات پیش آتے رہتے ہیں۔ یہ امر فطری بھی ہے اور مصنوعی بھی اور کبھی یہ سماجی، سیاسی، فکری اور اضطراری وارتجالی اور اچانک بھی رونما ہوتے ہیں۔ ان سب سے نمٹنا پڑتا ہے اور ان حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کے لئے اگر مناسب طور پر ضروری بچاؤ کی ترکیبیں اپنائی جائیں، مناسب تدبیریں کی جائیں، ان معاملات کو دانش مندی سے ہینڈل کرنے کا عزم کیا جائے اور ان کے حل کے لیے برمحل اور حکمت پر مبنی طریقہ کار اپنایا جائے، تو بہت سے بحرانی حالات سے بحسن وخوبی نکل سکتے ہیں، کم از کم ان کے نقصانات اور سلبیات کو کم کر سکتے ہیں اور دنیا کی ہر قوم، ہر ملت اور ہر انسان جو عقل ودانش سے عاری نہیں ہوگیا ہے وہ مناسب ومعتدل اور بروقت تدارک وتلافی اور بچاؤ کی کوشش صرف کرتا ہے۔ عقلاء زمانہ رمز شناسان وقت، متعلقہ افراد واشخاص اور جماعت وملت اپنی پوری توانائی اس میں صرف کرتی ہیں اور بحرانی حالات پر قابو پالیتی ہیں۔ یہ بحران کبھی مالی واقتصادی ہوتا ہے اور کبھی سیاسی وسماجی اور کبھی گھریلو اور ذاتی طور پر انسانی بحران کا شکار ہوتا ہے۔ یہ حالات کبھی ملک کے ساتھ پیش آتے ہیں اور کبھی جماعتیں اور انجمنیں اس سے دوچار ہوتی ہیں۔ ایسے اوقات میں انسان اور متعلقہ افراد وذمہ داران کو گھبرانے، ہراساں ہونے اور دل برداشتہ ہوکر کنارہ کشی اختیار کرنے یا حالات وکیفیات سے مجبور ہوکر غلط اقدامات کرنے اور بے جا تصرفات سے بچنا ازحد ضروری ہوتا ہے۔ بصورت دیگر اس سے بحران ختم اور نقصان کم ہونے کے بجائے بڑھ جاتا ہے۔ ایک بحران جس کے بارے میں بہت کم توجہ دی جاتی ہے اور اس کے لئے نہ لائحہ عمل بنایا جاتا ہے اور نہ تدارک کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے وہ ہے اخلاقی بحران ۔ چونکہ وہ سیاسی، سماجی اور اقتصادی ومالی بحرانوں کی طرح مادیت پر مبنی نہیں ہوتا، بلکہ وہ سراسر معنوی اور

روحانی و باطنی اور داخلی تصور کیا جاتا ہے اس لئے اس کے لئے اصول، ضابطے، فارمولے، طریقے اور اسالیب نہیں اختیار کئے جاتے، نتیجتاً اس کے بڑے نقصانات رونما ہوتے ہیں اور ادھر کسی کا ذہن ودماغ نہیں جا پاتا ہے۔ دراصل قوموں اور جماعتوں کی زندگی میں اخلاقی بحران ہی سب سے بڑا بحران ہوتا ہے اور اس کے نقصانات ومضرات بہت زیادہ اور دور رس ہوتے ہیں۔ اور اگر اس حوالے سے خصوصی توجہ صرف کی گئی اور مناسب اصول وضوابط اور وسائل واسالیب کو خاطر میں لایا گیا تو اس سے بحران پر قابو پانے میں بہت مدد ملتی ہے اور آسانی ہوتی ہے۔

اس وقت غور وفکر کی دنیا میں غوطہ زن ہوئے بغیر ظاہری طور پر ہر انسان خصوصا مسلمان کئی طرح کے بحرانوں کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ پوری دنیا خصوصا مسلم امت اور ہمارا وطن عزیز بھی مختلف بحرانوں سے گذر رہا ہے۔ اس وقت بھی عالم اسلام اور خود ہندوستان میں برادران وطن اور خود مسلمان طرح طرح کے بحرانوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان متنوع ومختلف بحرانوں کا مقابلہ کیسے کیا جائے؟ دانشوران قوم وملت اس سلسلہ میں کیا رہنمائی فرماتے ہیں؟ ہم بحیثیت مسلم امت اور فرد جماعت ہونے کے کیا اس کے مکلّف نہیں ہیں؟ اپنی قوم اور ملک وملت کی بھلائی کے لئے کیا طریقہ اور لائحہ عمل اختیار کر سکتے ہیں؟ اور کتنی کد وکاش کر سکتے ہیں اور کیا اس سلسلہ میں کتاب وسنت میں رہنمائی موجود ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ انسانیت کے نجات دہندہ، آخری نبی، رحمۃ للعالمین اور سید ولد آدم محمد ﷺ جس طرح تمام نبیوں اور کامیاب قائدین اور رہنماؤں کے امتیازات اور خوبیوں کے جامع کمالات تھے، اسی طرح سبھی کو درپیش مسائل و مشکلات، فتنوں اور آزمائشوں اور بحرانوں کا بھی آپ نے تن تنہا سامنا کیا اور اس میں ہر طرح سے کامیاب وکامران اور سرخرو ہو کر امت اور انسانیت کو ہر طرح کے بحرانوں سے بچایا۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں: ”**اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل**“ (ابن ماجہ) چنانچہ آپ کی زندگی میں بھی ہر طرح کی بحرانی کیفیت پیدا ہوتی رہی اور آپ بفضل الٰہی ان سارے بحرانوں سے بحسن وخوبی گزر گئے اور آپ نے سارے ہمت شکن معاملات کو کس طرح سے حل فرمایا اور بحرانی حالات و کیفیات کو دور کیا کہ امت وانسانیت ہر دور میں اسے نمونہ بنا کر کسی بھی بڑے سے بڑے بحران پر یہی نہیں کہ قابو پالے گی بلکہ استحکام اور تعمیر وترقی کے اعلیٰ منازل بھی طے کر لے گی۔ سماجی طور پر مکہ مکرمہ کا جاہلی اور متعصب ماحول ہو، یا خاندانی اور انسانی نزاعات وتعصّبات ہوں اور مختلف حالات میں اقتصادی و مالی بحرانوں کا سامنا ہو یا سیاسی اور بین الاقوامی بحرانی حالات جو مدنی زندگی میں خصوصا پیش آتے رہے، سے نمٹنے کا جو نمونہ آپ نے چھوڑا ہے وہ رہتی دنیا تک کے لیے مشعل راہ ہے اور اقوام عالم اور جغرافیائی حد بندیوں اور جنگ وجدال سے متعلق جتنے طرح کے ازمات و مشکلات انسان کو درپیش ہوتے ہیں ان سب کے خاتمے کا نسخہ کیمیا بھی موجود ہے، بشرطیکہ ہم ایمان کامل، مومنانہ فراست اور پوری گہرائی و گیرائی کے ساتھ سیرت طیبہ، احادیث نبویہ اور آیات قرآنیہ کا مطالعہ کریں۔ مثلا ہجرت نبوی جن حالات میں واقع ہوئی اور جس طرح کے گونا گوں مسائل ومشکلات کا سامنا تھا اندرونی خطرات اور پرہول احوال قبائل قریش کی طرف سے درپیش تھے اور مٹھی بھر اعوان وانصار بھی ہجرت کر چکے ہیں، مالی بحرانی کیفیت طاری ہے اور ”نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن“ کی کیفیت اور بسا اوقات کشمکش میں ایک بڑا سے بڑا انسان مبتلا ہو سکتا ہے۔ امانت ودیانت اور اپنی ثقاہت وعظمت پاؤں کی بیڑیاں بنی ہوئی ہیں اور ان تمام معاملات میں ادنیٰ بے احتیاطی یا لب کشائی اور حرکت و جنبش بھی جان کی ہلاکت کا سبب بن سکتی ہے، ایسے میں آپ نے کس طرح ناخن تدبیر، ہمت واستقلال اور استقامت کا مظاہرہ فرمایا اور حسن انتظام و انصرام اور معاملات وحالات سے سمجھوتہ کیے بغیر آپ نے باعزت اور بے باک انداز میں اور انتہائی حزم واحتیاط کے ساتھ جرأت وجواں مردی کا مظاہرہ فرمایا کہ رہتی دنیا تک اس طرح کے نازک اور بحرانی حالات میں عظیم ترین کامیابی و کامرانی اور انسانیت کی نجات وترقی کا یادگار اور تاریخی وسنہری موقع ومناسبت قرار پائی۔ قبائل قریش کی تمام سونتی ہوئی تلواروں کو جس حکمت ودانائی سے کندو ناکارہ بنا دیا اور ایک کم سن ونوجوان حضرت علیؓ کے ذریعہ دشمن کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ اخلاق وکردار کا سب سے اعلیٰ نمونہ اور صادق وامین کا لقب جس قوم نے عطا کرنے کے باوجود اس نازک لمحے اور انتہائی بحرانی حالات پیدا کر کے چھین لینا چاہا اور اس موقع پر آپ ان جانی اور ایمانی دشمنوں کو جواب دینے، ملزم ٹھہرانے اور بسا اوقات اس امانت کے نہ ادا کر سکنے پر اور ان امانتوں کو ضائع یا نعوذ باللہ اپنے تصرف میں لانے کے لیے سیاسی، سماجی، اخلاقی جواز فراہم کر سکتے تھے لیکن جس حسن تدبیر سے آپ نے امانتوں کو ان بحرانی

حالات میں ادا کرنے کا جو کارنامہ انجام دیا وہ کسی بڑے سے بڑے انسان کے بس کی بات نہیں ہوسکتی۔ اسے صرف اور صرف صادق وامین ہی ادا کرسکتا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اور اسے الصادق الامین اور رحمۃ للعالمین کا خطاب پانے والے کا بے نظیر وبے مثال کارنامہ قرار دیا جائے۔

زندگی کی سخت دشوار، خطرناک، سخت اندھیری رات، خارزار اور نامانوس اور ناہموار راہیں جو کسی انسان کو درپیش ہوئی ہوں اس میں سب سے پرخطر راہ اور شب دیجور ہجرت کی پہلی رات ہے۔ گرچہ بعد کے بقیہ شب وروز بھی اس سے کم ہولناک اور زہرناک نہیں ہیں، لیکن ایسے نازک ترین وقت میں ایک غیر مسلم جوان لیکن اچھے انسان عبداللہ ابن اریقط اور یار غار صدیق اکبر کے ساتھ کس طریقہ سے بحسن وخوبی نکل جاتے ہیں۔ کیا انسانیت اور امت کے موجودہ بحرانوں میں یہ آئیڈیل اور نمونہ نہیں ہے۔ یہ تو ایک کافر اور مشرک انسان کے ذریعہ دشوار گزار راہوں کو طے کرنے کا معاملہ ہے۔ لیکن ایک چرواہے کے ذریعہ اور نزار ونحیف اور نازک اندام باپردہ وباعفت وعصمت کم سن بچی کے ذریعہ کس طریقہ سے اور کئی طرح کے بحرانوں پر قابو پاتے ہیں۔ افراد خانہ، دشمن پاگل ودیوانہ اور قوم کے منجھے ہوئے ''ابوالحکم'' جیسے فرزانہ ودانا کے پیدا کردہ آتنک ودہشت گردی سے نمٹنے سے لے کر تدبیر منزل، سیاست مدنیہ اور قیادت عالیہ کیسے انجام دی جاتی ہے۔ نہایت نحیف ونزار کم سن بچی حضرت اسماء ذات النطاقین سامانِ سفر کی تیاری سے لے کر مشرک، نابینا اور بے صبرے دادا ابوقحافہ کو اطمینان دلانے، اس اہم سفر کے راز کو گھر تک محفوظ رکھنے اور راز سربستہ بنانے اور ابوجہل جیسے فرعون اور سطوت وجبروت کے مالک کے ظالمانہ پنجوں کا شکار ہونے سے بچنے کی ترکیب اور عظیم بحران سے بچنے کا ہنر آزماتی ہے۔ الٰہی تیری قدرت کی کاری گری یا کرشمہ سازی ہے یا تیرے نبی رحمت کی تعلیم وتربیت اور تزکیہ وحکمت کا ثمرہ ہے۔! کیا امت وانسانیت کو درپیش گوناگوں مسائل ومشکلات اور انتہائی بحرانی حالات ان مذکورہ سنگین حالات کی پاسنگ بھی کرسکتے ہیں۔؟

یہ تو رہا ہجرت مدینہ کے وقت کی بحرانی کیفیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکیمانہ موقف، لیکن حیات طیبہ میں ایک سے بڑھ کر ایک اور متنوع وانیک بحرانی حالات وکیفیات سے بھری پڑی ہے اور ان ہمہ جہت بحرانوں پر کامیابی وکمال ہوشیاری کے ساتھ قابو پانے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ونمونہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ خاص طور سے ایسے وقت میں جب کہ عالمی سطح پر حالات کے مارے ہوئے اور ازمات کے ستائے ہوئے مہاجرین اور رفیوجیوں کو پناہ دینے کا مسئلہ سنگین مسئلہ بنا ہوا ہے اور کوئی ملک ایسے لوگوں کو پناہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ غور کریں کہ اہل مدینہ نے جن حالات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر صحابہ کا استقبال کیا، ان کو اپنے گھروں میں پناہ دی اور مال وتجارت میں ان کو شریک کیا، حالانکہ وہ حالات خود اہل مدینہ کے لیے بھی سازگار نہ تھے، مالی واقتصادی پریشانیاں تو تھیں ہی، سماجی وسیاسی طور پر بھی ان کے سامنے بڑا چیلنج تھا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو پناہ دے کر سارے قبائل عرب کو دعوت جنگ دی تھی۔ داخلی طور پر قبائل اوس وخزرج کی لڑائیاں ان پر مستزاد تھیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن تدبیر، کمال بصیرت واولوالعزمی نے ان تمام بحرانوں کو قابو میں کرلیا، بدر واحد اور احزاب وخندق کے جاں گسل حالات وبحرانوں کا سامنا کیا۔ خاص طور سے احزاب جیسے بحرانی حالات میں جب کہ کلیجہ منہ کو آرہا تھا، مارے خوف ودہشت کے بڑے بڑوں کے پتے پانی ہورہے تھے، نگاہیں پتھرا گئیں تھیں، لوگوں کے پائے ثبات ڈگمگانے لگے تھے حتی کہ لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے: اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا'' جبکہ (دشمن) تمہارے پاس اوپر سے اور نیچے سے چڑھ آئے اور جب کہ آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آگئے اور تم اللہ تعالیٰ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔'' (الاحزاب: ۱۰) اسی طرح حنین اور حدیبیہ کے دفاعی وسیاسی حالات ومشکلات، پھر وفات رسول کے معا بعد پیدا ہونے والا سقیفہ بنوساعدہ کا عظیم بحران، فتنہ ارتداد وغیرہ۔ ان سارے شدید بحرانوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے کس حوصلہ مندی، کمال حکمت ودانائی اور الٰہی بصیرت سے قابو پایا اور کس طرح ہر ازمہ اور آزمائش ومحن میں کامیاب وسرخرو ہوئے وہ سب معاصر دنیا کے لیے قابل تقلید نمونہ ہے۔

بس ضرورت ہے اس اسوہ حسنہ کو اپنانے اور نمونہ بنانے کی۔

☆☆☆

قرآن میں مذکور لفظ ''الحکمۃ'' کے معنی ''سنت'' ہیں

مولانا غازی عزیر

اللہ عزوجل نے قرآن کریم کے متعدد مقامات پر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''الحکمۃ'' سے تعبیر کرتے ہوئے بمنزلۃ القرآن بیان فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:(۱) رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيهِمۡ رَسُولًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيهِمۡ (البقرہ:۱۲۹) ''اے ہمارے رب! اس جماعت کے اندر انہی میں کا ایک رسول مبعوث فرما جو ان لوگوں کو آپ کی آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو آسمانی کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کردے''

(۲) كَمَا اَرۡسَلۡنَا فِيكُمۡ رَسُولًا مِّنكُمۡ يَتۡلُوا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمۡ وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمۡ تَكُونُوا تَعۡلَمُونَ (البقرہ:۱۵۱) ''جس طرح تم لوگوں میں ہم نے ایک رسول کو تم ہی میں سے بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہاری صفائی کرتا ہے اور تم کو کتاب الٰہی اور حکمت کی باتیں بتاتا ہے اور تم کو ایسی باتوں کی تعلیم دیتا ہے جن کی تم کو خبر نہ تھی۔''

(۳) وَاذۡكُرُوا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَمَا اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ الۡكِتٰبِ وَالۡحِكۡمَةِ يَعِظُكُمۡ بِهٖ (البقرہ:۲۳۱) ''اور اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں تمہارے اوپر ہیں ان کو یاد کرو اور اس کتاب اور حکمت کو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر اس لئے نازل فرمائی ہے کہ تم کو ان کے ذریعے سے نصیحت فرمائے۔''

(۴) لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيهِمۡ رَسُولًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوا مِنۡ قَبۡلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ (آل عمران:۱۶۴) ''درحقیقت اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان فرمایا جبکہ ان میں انہی کی جنس سے ایک ایسے رسول کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان لوگوں کی صفائی کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بالیقین یہ لوگ پہلے صریح غلطی میں تھے۔''

(۵) وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا (النساء:۱۱۳) ''اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ باتیں بتلائیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔''

(۶) وَاذۡكُرۡنَ مَا يُتۡلٰى فِيۡ بُيُوتِكُنَّ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالۡحِكۡمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيۡفًا خَبِيۡرًا (الاحزاب:۳۴) ''اور تم ان آیات الٰہیہ اور علم حکمت کو یاد رکھو جن کا تمہارے گھروں میں چرچا رہتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا راز داں اور پورا خبردار ہے۔''

(۷) هُوَ الَّذِيۡ بَعَثَ فِي الۡاُمِّيّٖنَ رَسُولًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوا مِنۡ قَبۡلُ لَفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ (الجمعہ:۲) ''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اللہ اور حکمت سکھلاتا ہے۔ اور یہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔''

جمہور ائمہ لغت ومفسرین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ان تمام آیات میں ''الکتاب'' سے مراد کتاب اللہ یا قرآن کریم ہے اور ''الحکمۃ'' سے مراد قرآن کے علاوہ کوئی دوسری چیز ہے۔ لغوی اعتبار سے ''الحکمۃ'' کئی معانی کے لئے بولا جاتا ہے مثلاً حق بات پر پہنچنا، عدل وانصاف، علم وحلم وغیرہ (قاموس) راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں کہ ''جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے بولا جاتا ہے تو اس کے معنی تمام اشیاء کی پوری معرفت اور مستحکم ایجاد کے ہوتے ہیں اور جب غیر اللہ کے لئے بولا جاتا ہے تو موجودات کی صحیح معرفت اور نیک اعمال کے لئے جاتے ہیں، پس لفظ ''حکمت'' عربی زبان میں کئی معانی کے لئے یعنی علم صحیح، نیک عمل، عدل وانصاف، قول صادق وغیرہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ (قاموس وراغب)

قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی ''الحکمۃ'' کا لفظ آیا ہے اس سے صرف رسول ﷺ کی سنت ہی مراد لینا درست نہیں ہے البتہ جن آیات میں ''الکتاب'' کے ساتھ ''الحکمۃ'' کا ذکر بھی آیا ہے، مثلاً مندرجہ بالا تمام آیات میں، وہاں اس سے مراد شریعت کے وہ احکام اور دین کے وہ اسرار ہیں جن پر اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کو مطلع فرمایا۔ چنانچہ امام شافعیؒ آیات مذکورہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''فذكر الله الكتاب وهو القرآن وذكر الحكمة فسمعت من ارضى من أهل العلم بالقرآن يقول: الحكمة سنة رسول الله ﷺ وذكر الله منه على خلقه بتعليمهم الكتاب والحكمة فلم يجز أن يقال الحكمة هاهنا الا سنة رسول الله (الرساله:۷۸)

''یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جس کتاب کا ذکر فرمایا ہے وہ قرآن ہے اور جس حکمت کا ذکر فرمایا ہے تو میں نے قرآن کے ان اہل علم حضرات سے کہ جنہیں میں پسند کرتا ہوں سنا ہے کہ حکمت رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے... اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو کتاب وحکمت کی تعلیم فرما کر ان پر اپنے احسان کا ذکر فرمایا ہے۔ لہٰذا کسی کے لئے یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ یہاں ''حکمت'' سے مراد سنت رسول اللہ کے علاوہ کوئی دوسری چیز ہے... امام ابن جریر طبریؒ اپنی شاہکار تفسیر میں بہت سے اہل علم حضرات کے اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”الصواب من القول عندنا فی الحکمة أن العلم بأحکام الله التی لایدرک علمهما الا ببیان الرسول ﷺ والمعرفة بها ومادل علیها فی نظائره وهو عندی مأخوذ من الحکم الذی بمعنی الفصل بین الباطل والح (تفسیر ابن جریر الطبری ، سوره آل عمرن: ١٦٤) ”یعنی ہمارے نزدیک درست بات یہ ہے کہ حکمت سے مراد اللہ تعالیٰ کے ان احکام کا علم ہے کہ جن کے علم کا ادراک رسول اللہ ﷺ کے بیان اور اس کی معرفت کے بغیر ممکن نہ ہو اور جو چیز اس کے نظائر میں اس پر دلالت کرتی ہے وہ میرے نزدیک یہ ہے کہ حکمت حکم سے ماخوذ ہے جس کے معنی حق وباطل کے درمیان فصل وتمیز کے ہیں۔“

امام شافعیؒ اپنی کتاب ”الام“ میں سورۃ الجمعہ کی آیت ۲، اور سورۃ الاحزاب کی آیت ۳۴ وغیرہ کے تحت فرماتے ہیں: ”ہم بخوبی جانتے ہیں کہ یہاں ”الکتاب“ سے مراد کتاب اللہ ہے لیکن ”الحکمۃ“ کیا چیز ہے؟ میں کہتا ہوں کہ اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔“ (کتاب الام ۷/ ۲۷۰۔۲۷۱)

حافظ ابن عبد البرؒ نے آیت: واذکرن مایتلی فی بیوتکن من آیات اللـه والحکمة " کے بارے میں حضرت قتادہؒ کا یہ قول نقل کیا ہے: من القرآن والسنة" اور سعید بن ابی عروبہ نے اس آیت کے متعلق قتادہ سے نقل کیا ہے کہ یرید السنة یمن علیهن بذلك اور ہذلی نے آیت ویعلمهم الکتاب والحکمة کی تفسیر میں حضرت حسن کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ”الکتاب“ سے مراد قرآن اور ”الحکمۃ“ سے مراد سنت ہے۔“ (جامع بیان العلم لابن عبد البر ۱/ ۱۷) مشہور اور متداول تفسیر ”الجلالین“ میں بھی ”الحکمۃ“ کی تفسیر میں متعدد مقامات پر ”السنۃ“ اور ”ما فیہ من الأحکام“ ہی درج ہے۔ (تفسیر الجلالین بهامش المصحف الشریف ص۹۰، ۵۵۴، ۴۷۱)

ان اللـه سبحانه وتعالی أنزل علی رسوله وحیین وأوجب علی عباده الایمان بهما والعمل بما فیهما وهما الکتاب والحکمة، وقال تعالی: وأنزل الله علیک الکتاب والحکمة، وقال تعالی: هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ، وقال تعالی: وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِکْمَةِ، والکتاب وهو القرآن والحکمة هی السنة باتفاق السلف وما أخبر الرسول عن الله فهو فی وجوب تصدیقه والایمان به کما أخبر به الرب تعالی علی لسان رسوله هذا أصل متفق علیه بین أهل الاسلام لاینکره الا من لیس منهم وقد قال النبی ﷺ انی أوتیت الکتاب ومثله معه“ (کتاب الروح لابن قیم ص ٩٢)

”اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول پر دو قسم کی وحی نازل کی اور دونوں پر ایمان لانا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اس پر عمل کرنا واجب قرار دیا اور وہ دونوں قرآن اور حکمت ہیں (اس کے بعد علامہ نے اس دعویٰ کے ثبوت میں وہی قرآنی آیات درج کی ہیں جو اوپر پیش کی جا چکی ہیں جن میں کتاب وحکمت کی تنزیل وتعلیم کا ذکر اور اس کو یاد کرنے اور یاد رکھنے کا حکم ہے۔ ان آیات کو درج کرنے کے بعد علامہ لکھتے ہیں:) کتاب تو قرآن ہے اور حکمت سے باجماع سلف سنت مراد ہے۔ رسولؐ نے اللہ سے پا کر جو خبر دی اور اللہ نے رسولؐ کی زبان سے جو خبر دی دونوں واجب التصدیق ہونے میں یکساں ہے۔ یہ اہل اسلام کا بنیادی اور متفق علیہ مسئلہ ہے۔ اس کا انکار وہی کرے گا جو ان میں سے نہیں ہے۔ خود نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز بھی دی گئی ہے یعنی ”سنت“

محترم مفتی محمد شفیع صاحب سورہ بقرہ کی آیت ۱۲۹ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”مفسرین صحابہ وتابعین جو معانی قرآن کی تشریح آں حضرت ﷺ سے سیکھ کر کرتے ہیں، اس جگہ لفظ حکمت کے معنی بیان کرنے میں اگرچہ ان کے الفاظ مختلف ہیں لیکن خلاصہ سب کا ایک ہی ہے، یعنی سنت رسول اللہ ﷺ، امام تفسیر ابن کثیرؒ اور ابن جریرؒ نے حضرت قتادہؒ سے یہی تفسیر نقل کی ہے۔ کسی نے تفسیر قرآن اور کسی نے تفقہ فی الدین فرمایا ہے اور کسی نے علم احکام شرعیہ کہا اور کسی نے کہا کہ ایسے احکام الٰہیہ کا علم جو رسول اللہ ﷺ کے ہی بیان سے معلوم ہو سکتے ہیں، ظاہر ہے کہ ان سب کا حاصل وہی حدیث وسنت رسول اللہ ﷺ ہے۔“ (معارف القرآن ۱/ ۲۷۳) آں رحمہ اللہ سورۃ الاحزاب کی آیت ۳۴ کی تفسیر میں مزید فرماتے ہیں: ”آیات اللہ سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور سنت رسول ہے جیسا کہ عام مفسرین نے حکمت کی تفسیر اس جگہ سنت سے کی ہے۔“ (نفس مصدر ۷/ ۱۴۱)

اور سورۃ الجمعہ کی آیت ۲ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”تیسرا مقصد یعلمهم الکتاب والحکمة کتاب سے مراد قرآن کریم اور حکمت سے مراد وہ تعلیمات وہدایات ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے قولاً یا عملاً ثابت ہیں۔ اسی لئے بہت سے حضرات مفسرین نے یہاں حکمت کی تفسیر سنت سے فرمائی۔“ (معارف القرآن ۸/ ۴۳۵)

اور جناب حبیب الرحمٰن اعظمی فرماتے ہیں: ”کتاب وسنت کے انہیں نصوص کی بناء پر تمام ائمہ وعلمائے سلف اس بات پر متفق ہیں کہ یعلمهم الکتاب والحکمة اور اس طرح کی دوسری آیات میں جو الحکمۃ کا لفظ وارد ہوا ہے اس سے مراد سنت ہی ہے اور سنت بھی وحی الٰہی کی ایک قسم ہے۔“ (مقدمہ معارف الحدیث ۱/ ۲۳) پس معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی ”الکتاب“ کے ساتھ لفظ ”الحکمۃ“ مذکور ہے اس کا اطلاق نہ ”الکتاب“ پر ممکن ہے اور نہ ”الکتاب“ کا ”الحکمۃ“ پر لہٰذا ”الکتاب“ سے مراد بلاشبہ قرآن ہے جو کہ معجز کلام الٰہی ہے اور ”الحکمۃ“ سے مراد وہ سنت نبوی ہے جو انسان میں معرفت حقائق اور فکر وعمل کی صحیح راہ کی تعیین کی صلاحیت پیدا کرتی ہے، واللہ اعلم

☆☆☆

وجود الٰہی کے چند دلائل (۳)

عبید اللہ الباقی اسلم

۹۔دلیل ہدایت: یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا میں پائی جانے والی تمام مخلوقات کے اندر ایک ایسا الہام ہوا کرتا ہے جس کے ذریعہ وہ اپنی ضروریات زندگی پوری کرتی ہیں، اور یہ وہی ہدایت عامہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰیۙ وَالَّذِیۡ قَدَّرَ فَهَدٰی (سورہ الاعلیٰ:۱۔۳) ''(اے پیغمبر) اپنے برتر واعلیٰ پروردگار کے نام سے (اس کی) پاکی بیان کرو، جس نے (انسان کو) پیدا فرمایا، پھر اسے ٹھیک ٹھیک درست کیا، اور جس نے ہر وجود کے لئے ایک اندازہ ٹھہرایا، پھر اسے راستہ بتایا۔''

چنانچہ ہر مخلوق اپنے چاروں طرف وہی پاتی ہے جس میں اس کے لئے پرورش اور نشو ونما کا سامان ہوتا ہے، اور یہ درحقیقت اس مصلحت کا تقاضا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کو وجود میں لایا ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **جميع المخلوقات خلقت لغاية مقصودة بها، فلا بدأن تهدى الى الغاية التى خلقت لها، فلا تتم مصلحتها وما أريدت له الا بهدايتها لغايتها** (مجموع الفتاوی ۱۶/۱۳۰) ''تمام مخلوقات ایک خاص مقصد کے تحت پیدا کی گئی ہیں، تو انہیں اس مقصد کی طرف رہنمائی کرنا ضروری تھا، جس کی خاطر انہیں وجود میں لایا گیا ہے، کیونکہ ان کی (تخلیق کی) مصلحت اور ارادہ اسی وقت پورا ہوسکتا ہے جب وہ اپنے مقصد (تخلیق) کو جان لیں۔''

اور علامہ ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر مخلوق کی طبیعت میں ایک اندرونی الہام ہے جو اسے زندگی اور پرورش کی راہوں پر خود بخود لگا دیتا ہے، اور وہ باہر کی رہنمائی وتعلیم کی محتاج نہیں ہوتی، انسان کا بچہ ہو حیوان کا، جوں ہی شکم مادر سے باہر آتا ہے، خود بخود معلوم کر لیتا ہے کہ اس کی غذا اس کی ماں کے سینے میں ہے اور یہی وجدانی ہدایت ہے جو قبل اس کے کہ حواس وادراک کی روشنی نمودار ہو ہر مخلوق کو اس کی پرورش وزندگی کی راہوں پر لگا دیتی ہے۔'' (ترجمان القرآن ۱/۷۹۔۸۰)

اور اسی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے بیان فرمایا ہے: الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰی (سورہ طٰہٰ:۵۰) ''جس نے ہر چیز کو اس کی بناوٹ دی، پھر اس پر (زندگی ومعیشت کی) راہیں کھول دی۔''

گویا دنیا کی تمام مخلوقات کو نشو ونما کے سامان، اور ان کی ضروریات زندگی کی طرف رہنمائی کرنے والی وہی ذات عالی ہے جو اس کائنات کا خالق مالک اور مدبر ہے۔

۱۰۔دلائل نبوت: ہر دلیل جو نبی کی سچائی پر دلالت کرتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلالت کرتی ہے، جیسے معجزے، اور انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں قبول ہونا وغیرہ (دیکھیں: دلائل الربوبیۃ ص:۶۴)

اولاً: انسانی زندگی میں انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت کی اہمیت:

انسانی زندگی کی سب سے بڑی ضرورت اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی رہنمائی ہے اور اسی لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کی خاطر ہر امت میں ایک رسول کو مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَاجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ (سورہ النحل:۳۶) ''اور ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **الرسالة ضرورية للعباد لا بدلهم منها، وحاجتهم اليها فوق حاجتهم الى كل شئى، والرسالة روح العالم ونوره وحياته، فأى صلاح للعالم اذا عدم الروح والحياة والنور.**

والدنيا مظلمة ملعونة الا ما طلعت عليه شمس الرسالة، وكذلك العبد ما لم تشرق فى قلبه شمس الرسالة يناله من روحها وحياتها فهو فى ظلمة، وهو من الأموات، ولذا سمى الله رسالته روحا ونورا، فلا روح ولا نور الا بالرسالة، يقول تعالى: وَکَذٰلِکَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا مَا کُنۡتَ تَدۡرِیۡ مَا الۡکِتٰبُ وَلَا الۡاِیۡمَانُ وَلٰکِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِیۡ بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا (سورۃ الشوریٰ:۵۲) مجموع الفتاوی (۱۹/۹۳۔۹۴) ''رسالت بندوں کے لئے لامحالہ طور پر ضروری ہے، اور ان کی یہ ضرورت ہر ضرورت سے بڑھ کر ہے، اور (درحقیقت) رسالت دنیا کی روح، اس کی روشنی، اور اس کی زندگی ہے، لہٰذا اگر روح، زندگی اور روشنی ہی ختم ہو جائے تو دنیا کے لئے کون سی بہتری ہوسکتی ہے؟

پوری دنیا تاریک اور ملعون ہے مگر جہاں آفتاب رسالت طلوع ہوا ہو، اور اسی طرح بندہ اس وقت تک تاریکی میں رہتا ہے، بلکہ (اس کی حیثیت) ایک مردے (کی) ہے جب تک کہ اس کے دل میں آفتاب رسالت طلوع نہ ہو، جس کی روح وزندگی سے (آب حیات) حاصل کرتا ہے۔

اسی لئے اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو روح وروشنی سے موسوم

فرمایا ہے، لہٰذا رسالت کے بغیر روح وروشنی کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''اوراسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف روح (قرآن) بھیجا ہے، تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان کو، لیکن ہم نے اس کو نور بنایا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔''

چنانچہ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کے پیچھے جو بنیادی مقاصد کارفرما تھے، وہ منجملہ تین اصولوں کو متضمن ہیں:

۱۔اللہ تعالیٰ کی صفات، توحید اور تقدیر کو بیان کرنا۔

۲۔شرائع، امر، نہی اور اللہ کے نزدیک محبوب ومکروہ اشیاء کو بیان کرنا۔

۳۔یوم آخرت، جنت، جہنم اور جزاوسزا پر ایمان رکھنا (دیکھیں: مجموع الفتاوی ۹۶/۱۹)

لہٰذا جن لوگوں نے ان کے طریقے کے مطابق زندگی گزاری وہ اہل سعادت ہیں اور جنہوں نے ان کی مخالفت کی وہ اہل شقاوت ہیں۔

یعنی انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت انسانوں کے لئے تمام ضرورتوں سے بڑھ کر تھی، لہٰذا اس کا انکار وہی کرسکتا ہے جو معاند ومکابر ہو۔

واضح رہے کہ رسول کی رسالت کا انکار کرنا دراصل اللہ عزوجل کا انکار کرنا ہے، اوراسی لئے اسے کفر قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلاً اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (سورۃ النساء:۱۵۰۔۱۵۱)''جولوگ اللہ سے اوراس کے پیغمبروں سے کفر کرتے ہیں اور اللہ اوراس کے پیغمبروں میں فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے ہیں اور ایمان اور کفر کے بیچ میں ایک راہ نکالنی چاہتے ہیں، وہ بلاشبہ کافر ہیں، اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **إن إرسال الرسل أمر مستقر في العقول، يستحيل تعطيل العالم عنه كما يستحيل تعطيل الصانع، فمن أنكر الرسول أنكر المرسل، ولم يؤمن به ولهذا جعل سبحانه الكفر برسله كفرا به** (دیکھیں: مدارج السالکین ۱/۱۵)''بے شک رسولوں کو بھیجنا ایک ایسا معاملہ ہے جو عقلوں میں مستقر ومرکوز ہے، دنیا سے اس کی نفی کرنا ویسے ہی محال ہے جس طرح رب (کے وجود) کی نفی کرنا محال ہے، چنانچہ جس نے بھی رسول کا انکار کیا اس نے بھیجنے والے (وجود الٰہی) کا انکار کیا، اوراس نے ان پر ایمان نہ لایا اوراسی لئے اللہ سبحانہ نے رسولوں کے انکار کو خود اس (کے وجود) کا انکار قرار دیا ہے۔''

ثانیاً: دلائل نبوت اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلالت کرتے ہیں:

أ۔معجزے، ایسے امور جو عادتاً نہ پائے جاتے ہوں، جن کے ذریعہ (مخالفین کو) چیلنج کیا گیا ہو، اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کی دعاؤں کے مطابق ان کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے ان کے ہاتھوں ظاہر فرمائے۔(دیکھیں: مذکرۃ الایمان بالرسول للدکتور باکریم ص:۴۵)

انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کے چند نمونے:

أ۔حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ جیسے اللہ تعالیٰ کی اونٹنی

ب۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ جیسے مردہ پرندوں کو زندہ کرنا۔

ج۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ جیسے لاٹھی کا سانپ بن جانا۔

د۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا۔

ھ۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ جیسے چاند کا دوٹکڑے ہونا۔

ایسے بہت سارے معجزے کا ذکر آیا ہے، جو انبیاء کرام علیہم کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں، اور یقیناً وہ اس ذات کے وجود پر دلالت کرتے ہیں جس نے انہیں وجود میں لایا ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **من نازع في اثبات صانع يقلب العادات، ويغير العالم عن نظامه، فأظهر المدعي للرسالة المعجز الدال على ذلك، علم بالضرورة ثبوت الصانع الذي يخرق العادات ويغير العالم عن النظام المعتاد.**

وبالجملة فانقلاب العصا حية أمر يدل نفسه على ثبوت صانع قدير عليم حكيم أعظم من دلالة ما اعتبر من خلق الانسان من نطفة (درء تعارض العقل والنقل ۹/۴۳۔۴۴) یعنی جو بھی اس رب حقیقی کے (وجود) کو ثابت کرنے میں منازعہ کرے جو عادات کو پلٹنے، اور دنیا کو اس کے نظام سے بدلنے پر قدرت رکھتا ہے، پس اس نے رسالت کے دعویدار (رسول) کے لئے ایسے معجزے کو ظاہر فرمایا جو اس (کی سچائی) پر دلالت کرتا ہے، (چنانچہ) اس (منازع) نے بدیہی طور پر اس رب حقیقی کے ثبوت کو جان لیا جو عام عادتوں سے ہٹ کر مختلف امور کو ظاہر کرنے، اور کائنات کو عام نظام سے الگ ترتیب دینے میں قادر ہے۔

اورخلاصہ کے طور پر کہا جاسکتا ہے کہ لاٹھی کا سانپ (کی شکل میں) بدل جانا ایک ایسا امر ہے جو خود اس رب حقیقی کے (وجود کے) ثبوت پر دلالت کرتا ہے جو قدرت رکھنے والا، جاننے والا، اور حکمت والا ہے، (ساتھ ہی یہ امر) انسان کا نطفے سے پیدا ہونے سے کہیں زیادہ بڑی دلیل ہے۔

ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلالت کرنے والے تمام دلائل میں سب سے قوی اور مضبوط دلائل انبیاء کرام کے معجزات ہیں، جیسا کہ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **وهذه الطريق من أقوى الطرق وأصحها وأدلها على الصانع وصفاته وأفعاله... فانها جمعت بين دلالة الحس والعقل، ودلالتها ضرورية بنفسها** (الصواعق المرسلۃ ۳/۱۱۹۷)''اور یہی طریقہ سب سے مضبوط اور سب سے صحیح اور سب سے واضح ہے جو رب حقیقی کے (وجود) اوراس کی صفتوں اوراس کے افعال پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ یہ حسی وعقلی دلیل کو شامل ہے، اور (اس دلیل) کی دلالت بذات خود ایک بدیہی (امر) ہے۔

ب۔انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں قبول ہونا: بہت سے مواقع پر انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں بروقت اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہے اور یہ امر اس ذات عالی کے وجود پر دلالت کرتا ہے جو اپنے بندوں کی دعائیں قبول فرما کر ان کی ضروریات کو پوری کرتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ءَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (سورۃ النمل:۶۲) ”بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے، جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے، اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو۔“

انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں قبول ہونے کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں ، جیسے حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت یحیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں بطور نمونہ دیکھی جاسکتی ہیں۔

غرض کہ طلب کے وقت انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں قبول ہونا جس طرح ان کی نبوت، وسچائی پر دلیل ہے، اسی طرح وہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر بڑی عظیم دلیل ہے۔(دیکھیں: دلائل الربوبیۃ ص:۶۸)

اور یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین نے وجود الٰہی کے اثبات کے لئے دلائل نبوت سے استدلال کیا ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هذه طريقة السلف من أئمة المسلمين في الاستدلال على معرفة الصانع، وحدوث العالم، لأنه اذا ثبتت نبوته بقيام المعجز وجب تصديقه على ما أنبأهم من الغيوب، ودعاهم اليه من أمر وحدانية الله تعالى وصفاته وكلامه (درء تعارض العقل والنقل ۸/۳۵۲) ”رب حقیقی کی معرفت اور حدوث عالم پر استدلال کرنے میں یہ مسلمانوں کے ائمہ سلف کا طریقہ (رہا ہے) لہٰذا جب معجزہ قائم ہونے سے رسول کی رسالت ثابت ہوتی ہے تو ان غیبیات کے بارے میں ان کی تصدیق کرنا ضروری ہے جن کی خبر انہوں نے لوگوں کو سنائی ہے اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ، اور اس کی صفات اور اس کے کلام (کے ان مسائل) کی تصدیق کرنا (بھی) واجب ہے جن کی طرف انہوں نے دعوت دی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اتنی عظیم، اور اس قدر بلند وبرتر ہے کہ قرآن کریم کی ہر آیت کریمہ، بلکہ دنیا کی ہر شئی اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہے:

وفي كل شئي له آية
تدل على أنه واحد

اور ہر چیز میں اس کی نشانی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہی تنہا واکیلا ہے۔

☆☆☆

اہل حدیث منزل کی تعمیر وتکمیل کے لیے

محترم و غیور ائمہ، خطباء، متولیان مساجد
اور ذمہ داران جمعیات سے پُر زور اپیل اور التماس

اہل حدیث منزل میں چوتھی منزل کی چھت کی ڈھلائی کا کام ہوا چاہتا ہے اور دیگر تینوں منزلوں کی صفائی کی تکمیل کے لیے آپ سے گزارش ہے کہ آنے والے جمعہ میں باضابطہ طور پر اپنی مسجدوں میں اس کے تعاون کے لیے پرزور اعلان فرمائیں اور مندرجہ ذیل کھاتے میں رقم ارسال فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام بنائیں اور اس صدقہ جاریہ میں شریک ہوں۔

تعاون کے طریقے: (۱) سیمنٹ، سریا، روڑی، بدرپور، ریت (۲) نقد رقم (۳) کاریگروں اور مزدوروں کی اجرت کی ادائیگی (۴) کھڑکی، دروازہ، پینٹ، رنگ وروغن کا سامان یا قیمت مہیا کراکے تعاون فرمائیں اور مال واولاد اور اعمال صالحہ میں برکت پائیں۔

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind
A/c: 629201058685
ICICI Bank (Chandni Chowk Branch)
RTGS/NEFT IFSC Code-ICIC0006292

پندرہ روزہ جریدہ ترجمان دہلی

جمعہ کی اہمیت، فضیلت ومسائل (۲)

شیخ عبدالباسط جامعی ریاضی

منبر نبوی کی جگہ۔ حضرت سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور مسجد کی دیوار کے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ اس میں سے بکری گزر جائے (سنن ابی داؤد)

جمعہ کے روز خطبے سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنا منع ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے مسجد میں خرید وفروخت سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ گمشدہ چیز کا اس میں اعلان کیا جائے، یا شعر پڑھا جائے، اور اس سے بھی منع فرمایا کہ جمعہ کے روز خطبہ اور نماز سے قبل حلقے بنا کر بیٹھا جائے۔ (سنن ابی داؤد)

منبر پر آنے کے بعد خطیب کو بیٹھ جانا چاہیے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو خطبے ارشاد فرمایا کرتے تھے، جب آپ منبر پر تشریف لاتے تو بیٹھ جایا کرتے تھے، حتی کہ موذن اذان سے فارغ ہو جاتا، پھر آپ کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے پھر بیٹھ جاتے، کلام نہ کرتے پھر کھڑے ہو جاتے اور دوسرا خطبہ دیتے۔ (سنن ابی داؤد)

جب امام خطبہ دے رہا ہو اور کوئی مسجد میں آئے تو ہلکی سی دو رکعت نماز پڑھ لے: جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص آیا نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے آپ نے پوچھا اے فلاں کیا تم نے (تحیۃ المسجد) کی نماز پڑھ لی اس نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اٹھو دو رکعت نماز پڑھ لو۔ (صحیح بخاری)

کھڑے ہو کر خطبہ دینا: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے، پہلا خطبہ دے کر پھر بیٹھ جاتے پھر (دوسرے کے لیے) کھڑے ہو جاتے، اور کھڑے ہو کر ہی خطبہ دیتے تھے، اور جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ کہا قسم اللہ کی میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔ (سنن ابی داؤد)

بغیر عذر شرعی بیٹھ کر خطبہ دینا جائز نہیں، جو لوگ مسنون خطبوں سے پہلے کرسی پر بیٹھ کر بیان یا تقریر کرتے ہیں انہیں اپنے اس خلاف سنت عمل پر غور کرنا چاہیے۔

وعظ و خطبے میں امام سے قریب رہنا چاہیے۔ حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا ذکر خدا یعنی وعظ ونصیحت اور خطبہ جمعہ میں حاضر ہوا کرو، اور امام وواعظ کے قریب بیٹھا کرو، انسان اگر خیر کے مقامات سے پیچھے رہنے کو معمول بنالے تو جنت میں بھی پیچھے کر دیا جائے گا، اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو ہی جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد)

فوائد ومسائل: (1) مسلمان کو نیکی اور بھلائی کے کاموں میں سبقت کرنے کا حریص بننا چاہیے تاکہ اللہ کے یہاں قربت میں سب سے آگے رہیں، بالخصوص جمعہ کا خطبہ سننا بہت بڑی اہم نیکیوں میں سے ہے، اور امام وخطیب سے قریب بیٹھنا بڑی فضیلت ہے۔

(2) لوگ وعظ ونصیحت کی محفلوں کو ناپسند کرتے ہیں اور ان سے دور رہتے ہیں اور جب درس قرآن وحدیث کا اعلان ہوتا ہے تو اٹھ کر چلے جاتے ہیں، اور اگر شریک بھی ہوتے ہیں تو دور دور بیٹھتے رہتے ہیں، بخاری شریف کی ایک بہت ہی نصیحت آمیز حدیث پیش ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے ایک مرتبہ مسجد نبوی میں وعظ فرما رہے تھے اس دوران تین آدمی آئے ایک مسجد میں داخل ہو کر رسول ﷺ سے قریب ہو کر بیٹھ گیا، دوسرا شرم کر کے محفل کے کنارے بیٹھا، تیسرا وعظ کی محفل دیکھ کر واپس چلا گیا، اختتام وعظ پر رسول ﷺ نے فرمایا، اس درمیان تین آدمی آئے، ایک وعظ سے قریب بیٹھا اور اللہ کی رحمت حاصل کرنے میں سبقت لے گیا، دوسرا شرما کر کنارے بیٹھا اللہ تعالی اس کو اپنی رحمت سے دور بٹھایا، تیسرا محفل کو دیکھ کر چلا گیا وہ اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی رضامندی سے دور ہو گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جب تم کسی کو یہ کہو کہ خاموش ہو جاؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو کام کیا، (سنن ابی داؤد)

اگر مسجد بڑی ہو اور مسجد میں دیواریں ہوں، لوگ خطیب کو نہیں دیکھ سکتے اور خطیب ان کو نہیں دیکھ سکتا تو لوگ اشارے سے کسی کو خاموش کر سکتے ہیں، اور اشارہ نہ سمجھتا ہو تو بہت ہی مختصر الفاظ میں اس کو منع کر سکتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جمعہ میں تین طرح کے افراد آتے ہیں، ایک وہ شخص جو لغو کام کرتا ہے، اس کا یہی حصہ ہے یعنی اس کو کچھ اجر وثواب نہیں، دوسرا دعا کے لئے آتا ہے، یہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالی چاہے تو عطا فرمائے اور چاہے تو محروم رکھے، اور تیسرا وہ شخص جو خاموشی سے خطبہ سنتا ہے، اور سکوت اختیار کرتا ہے، نہ کسی مسلمان کی گردن پھلانگ کتا ہے اور نہ کسی مسلمان کو ایذاء دیتا ہے، اس آدمی کے لیے یہ جمعہ آئندہ جمعہ تک کے لیے اور مزید تین دن کے لئے گناہوں کا کفارہ ہے، اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان: من جاء بالحسنة فله عشر امثالها جو ایک نیکی لاتا ہے اس کے

لیے اس کا دس گنا اجر ہے(سنن ابی داؤد)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے، دوران خطبہ جمعہ کسی کو اونگھ آئیں گے اور وہ مسجد میں ہو تو چاہئے کہ اپنی جگہ بدل کر کسی اور جگہ بیٹھ جائے۔(سنن ابی داؤد)

فائدہ: اونگھ اور نیند کو ختم کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے وہ یہ کہ وہ محفل سے اٹھ کر وضو کر کے آئے۔

جناب ابوالزاہر یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار جمعہ کے دن عبداللہ بن بسر صحابی رسول نے بیان کیا کہ جمعہ کے روز ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگ تے ہوئے آیا، جب کہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، تو آپ نے اس سے کہا بیٹھ جاؤ تم نے اذیت دی(سنن ابی داؤد)

فوائد و مسائل: (1) جمعہ کے دن دیر سے آنا پھر لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے جگہ لینے کی کوشش کرنا انتہائی مکروہ اور ناپسندیدہ فعل ہے، مسلمان کی قدر کرنا اور ان کو عزت دینا واجب ہے، اور اسے ایذا دینا حرام ہے۔

(2) ہاں اگر لوگ جہالت کی وجہ سے اگلی صف چھوڑ کر پیچھے بیٹھ گئے ہو، اور اگلی صفوں میں جگہ خالی پڑی ہے تو ایسے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا جائز ہے، کیونکہ لوگ خود اپنی حرمت و آبرو پامال کر کے پیچھے بیٹھ گئے ہیں، حالانکہ ان کو پہلے اگلی صفیں پوری کرنے کا حکم تھا، مگر انہوں نے سنت کی خلاف ورزی کی جس کی وجہ سے ان کی گردنیں پھلانگنا جائز ہوا، مگر اگلی صفوں میں جاتے وقت لوگوں پر سختی نہ کرے۔

(3) البتہ امام و خطیب کو جو خطبہ کے وقت آتے ہیں شرعی ضرورت کے تحت ایسا کرنا جائز ہے، ایسے ہی جو بے وضو ہو جائے وہ آہستہ سے باہر چلا جائے مگر پھر بھی ادب و سلیقہ سے گزرے۔

امام اور مقتدی کے درمیان دیوار حائل ہو تو اقتداء کا حکم: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ اعتکاف میں نماز پڑھی اور لوگ حجرے سے باہر آپ کی اقتداء کر رہے تھے، (صحیح بخاری)

رسول ﷺ اور مقتدیوں کے درمیان دیوار حائل تھی جب نمازیوں کی صفیں متصل ہوں، امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار حائل ہو، اور مصلیوں کو امام کے احوال کی پوری خبر ہو رہی ہو اور وہ سب امام کی آواز بخوبی سن رہے ہو تو اقتداء جائز ہے، ایسی نماز نبی ﷺ نے تین دن پڑھائی، اور صحابہ دیوار کے پیچھے اقتداء کر رہے تھے، یہ تراویح کی نماز تھی اور رسول اللہ ﷺ نے تراویح کی نماز صرف گیارہ رکعت پڑھائی، چوتھے دن آپ ﷺ نے اس نماز کو گھروں میں پڑھنے کا حکم دیا، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مسجد نبوی میں حافظ ابی بن کعبؓ کے پیچھے جماعت سے پڑھنے کا انتظام فرمایا، اور فرمایا کہ یہ اچھا عمل ہے۔

حضرت عمار بن یاسر کا بیان ہے کہ رسول آنے ہم کو خطبے مختصر کھنے کا حکم دیا، (سنن ابی داؤد) حضرت جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ جمعہ کے روز لمبا وعظ نہیں فرمایا کرتے، بلکہ چند مختصر سے کلمات ہوا کرتے تھے۔(سنن ابی داؤد)

آجکل خطیب لوگ طویل خطبہ دیتے ہیں اور مختصر نماز پڑھاتے ہیں، جو خلاف سنت ہے، خطبہ طویل ہونے سے لوگ اونگھتے ہیں یا سوتے ہیں، جب کہ نماز جتنی بھی طویل ہو جائے کوئی سوتا نہیں، اور نماز اللہ کو محبوب ہے۔

فائدہ: خطبہ جمعہ میں اکثر قرآن مجید کی آیات ہی سے وعظ کہنا چاہئے، اور سورہ ق کو موضوع بنانا مسنون و موکد ہے تاکہ سامعین کو قیامت کے دن اور اس کے حساب و کتاب کی شدت یاد دلائی جائے، اور اقوام سابقہ کے احوال بیان کرتے ہوئے ان کی سرکشی، نافرمانی اور برے انجام سے بھی آگاہ کرنا چاہئے۔

حضرت جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کی نماز اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ درمیانہ درمیانہ ہوتے تھے، آپ ﷺ قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت فرماتے، اور پھر لوگوں کو وعظ ونصیحت فرمایا کرتے تھے. (سنن ابی داؤد)

فوائد و مسائل: (1) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ صرف عربی زبان میں دینا ضروری نہیں، بلکہ اس سے اصل مقصد تو یہ ہے کہ لوگوں کی اصلاح ہو، اس لیے خطبہ اس زبان میں ہونا چاہئے جو لوگوں کی سمجھ میں آئے، اور وہ خطبہ سے نصیحت حاصل کریں. ان کی زندگیوں میں تبدیلی آجائے۔

(2) اگر اس کا پابند بنا دیا جائے کہ خطبہ جمعہ صرف عربی زبان میں ہو تو عربی نہ جاننے والوں کو کچھ سمجھ میں نہ آئے گا، وہ جیسے آئے تھے ویسے ہی جائیں گے، پھر ان کی اصلاح کیسے ہوگی، خطبہ جمعہ کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نماز جمعہ میں سورہ الاعلی اور سورہ الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔(سنن ابی داؤد) جناب ابن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ پڑھایا تو انہوں نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون کی تلاوت کی، ابن ابی رافع کہتے ہیں کہ نماز کے بعد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ آپ نے جو سورتیں تلاوت کی ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی کوفہ میں یہی سورتیں پڑھا کرتے تھے، تو حضرت ابوہریرہؓ نے کہا میں نے رسول ﷺ کو سنا ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کے روز نماز جمعہ میں یہی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔(سنن ابی داؤد)

نماز میں قرآن مجید میں سے کہیں سے بھی پڑھ لیا جائے تو نماز بلاشبہ صحیح و درست ہے، مگر رسول ﷺ کی اختیار کردہ قرأت کو معمول بنانا آپ کی سنت سے محبت کی علامت ہے، اور اللہ تعالی کے یہاں زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص

جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے، دوسری حدیث میں ہے کہ جب جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھو، حدیث کے راوی ابو صالح نے اپنے بیٹے سہل سے کہا بیٹے اگر مسجد میں پڑھو تو دو رکعت پڑھو، پھر جب گھر آؤ تو مزید دو رکعت پڑھو (سنن ابی داؤد) جمعہ کے بعد سنتوں کے بارے میں رسول ﷺ کا اپنا فعل گھر جا کر دو رکعت پڑھنے کا ہے، پھر امت کو چار رکعت کی ترغیب دی، علماء نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اگر مسجد میں پڑھو تو چار رکعت پڑھو اور اگر گھر آ کر پڑھو تو دو رکعت پڑھو، یا دو رکعت مسجد میں پڑھو اور گھر آ کر دو رکعت پڑھو، لیکن رسول ﷺ کے صحیح فرمان یا عمل سے مسجد میں چھ رکعت یا یعنی مسجد میں چار رکعت اور گھر میں دو رکعت پڑھنا ثابت نہیں ہے، البتہ چار رکعت پڑھنا افضل اور راجح ہے، بعض حضرات نے اس بارے میں مختلف احادیث کے درمیان تطبیق اس طرح دی ہے کہ مسجد میں پڑھنی ہو تو چار رکعتیں اور گھر پر جا کر پڑھنی ہو تو دو رکعت پڑھی جائیں، غرض نماز جمعہ کے بعد دو یا چار ثابت ہیں۔

عید اور جمعہ اکٹھے آ جائیں: جناب عطا بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے ہم کو جمعہ کے روز عید ہونے کی وجہ سے دن کے پہلے حصے میں عید کی نماز پڑھائی، پھر ہم جمعہ کے لئے گئے مگر وہ نہ آئے، تو پھر ہم نے اکیلے ہی نماز پڑھ لی، اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ طائف میں تھے، جب وہ آئے تو ہم نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ انہوں نے سنت پر عمل کیا ہے۔ (سنن ابی داؤد)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے ڈیروں سے اور بالائے مدینہ (عوالی) سے جمعہ کے لئے آیا کرتے تھے، (سنن ابی داؤد)

وضاحت: عوالی کی آبادیاں مدینہ منورہ سے تین میل سے آٹھ میل کی مسافت تک تھیں، اس سے معلوم ہوا کہ شہر سے ملحق بستیوں والوں پر بھی جمعہ فرض ہے، اور انہیں جمعہ میں حاضر ہونا چاہیے، آج کل ہر محلے کی مسجدوں میں جمعہ کا قیام ہوتا ہے، لیکن مسلمان خصوصاً نوجوان تاخیر سے آتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے جمعہ پڑھ لی۔

منظر بھوپالی نے کہا:

بے عمل کو دنیا میں راحتیں نہیں ملتیں
دوستو دعاؤں سے فقط جنتیں نہیں ملتیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں آنے کی اجازت دے دیا کرو، عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کے لئے مسجد میں آیا کرتی تھیں، ان سے کہا گیا باوجود اس علم کے کہ حضرت عمر اس بات کو مکروہ جانتے ہیں، اور وہ غیرت محسوس کرتے ہیں، پھر آپ مسجد میں کیوں آتی ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ پھر وہ مجھے منع کیوں نہیں کرتے، لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی وجہ سے کہ اللہ کی بندیوں کو مسجدوں میں آنے سے مت روکو (صحیح بخاری)

مسجد نبوی کے ایک ہی ہال میں مرد اور عورتیں نماز پڑھتے تھے، مرد پہلی صفوں میں اور خواتین پچھلی صفوں میں لیکن موجودہ زمانے میں مسجدیں الگ ہیں، اور ان کے راستے علیحدہ ہیں، اس کے علاوہ خواتین برقعوں میں آتی ہیں، اور اپنے مقررہ راستوں پر واپس جاتی ہیں، آج تک کسی بھی مسجد میں نماز کے لیے آنے والی خواتین کے ساتھ کوئی پریشانی کا معاملہ پیش نہیں آیا، مسلمان نمازی خاتون کو اپنی بہن سمجھتا ہے، ان تمام حالات کے باوجود بعض لوگ اپنے اماموں کی تقلید میں خواتین کو مسجدوں سے روکتے ہیں، نمازی عورتوں پر طنز لگاتے ہیں کہ وہ تفریح کے لئے جاتی ہیں، فاروق اعظم جیسی غیر تمند شخصیت فرمانِ رسول کے آگے اپنا سر جھکا چکی تو ہمہ وشما کا کیا حال ومقال؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ جس میں اگر کوئی مسلمان بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو، یا ذکر کرتے ہوئے کوئی چیز اللہ سے مانگے تو اللہ اسے وہ چیز ضرور دیتا ہے، ہاتھ کے اشارے سے آپ نے فرمایا کہ وہ ساعت (گھڑی) بہت تھوڑی سی ہے۔ (صحیح بخاری)

اس گھڑی کی تعیین میں اختلاف ہے، یہ کس وقت آتی ہے، بعض روایات میں بتایا گیا کہ وہ وقت جب امام نماز جمعہ شروع کرتا ہے تو نماز ختم ہونے تک کے درمیان ہے، بعض روایات میں طلوعِ فجر سے اس کا وقت بتلایا گیا ہے، بعض روایات میں عصر سے مغرب تک کا وقت ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری شرح بخاری میں بہت تفصیل کے ساتھ جملہ روایات پر روشنی ڈالی ہے، اس بارے میں علمائے عظام اور فقہائے کرام کے 43 اقوال نقل کئے ہیں۔ امام شوکانی نے علامہ ابن منیر کا خیال ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے۔ قبولیت کی گھڑی کو پوشیدہ رکھنے میں اسی طرح شب قدر کے پوشیدہ ہونے میں فائدہ یہ ہے کہ اس کی تلاش کے لئے بکثرت نفل ادا کی جائیں، اور دعائیں کرتے جائیں، تو اس صورت میں ضرور وہ گھڑی کسی نہ کسی ساعت میں ان کو حاصل ہو جائے گی، اگر اس کو ظاہر کر دیا جاتا تو لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ جاتے اور صرف اسی گھڑی میں عبادت کرتے، زیادہ عبادت و دعا چھوڑ دیتے، قبولیت کی گھڑی وہ ایک ہی ساعت ہے، جسے معین نہیں کیا جا سکتا، پس جو تمام اوقات میں اس کے لئے کوشش کرے گا تو وہ ضرور کسی نہ کسی وقت میں پا لے گا۔ امام شوکانی نے اپنا فیصلہ ان الفاظ میں دیا ہے، راجح قول یہی ہے کہ وہ گھڑی دن کے آخر میں بعد عصر آتی ہے، اور جمہور صحابہ تابعین اور علمائے دین کا یہی قول ہے۔ (نیل الاوطار)

☆☆☆

رسول اکرم ﷺ کی محبوب غذائیں

مولانا ابوعدنان سعید الرحمن نورالعین سنابلی
المرکز الاسلامی الثقافی الہندی للترجمۃ والتالیف، نئی دہلی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ استعمال کی گئی غذاؤں کے تعلق سے غذائی ماہرین (Food Experts) نے جو خوبیاں اور فوائد آج بیان کی ہیں، وہ رسول اکرم ﷺ آج سے چودہ سو سال پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں جو آپ کی نبوت و رسالت کی صداقت پر دلالت کرتی ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی مقدّس زندگی سادگی اور صبر وقناعت کا مکمل نمونہ تھی۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِي الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ یعنی رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والے مسلسل کئی راتیں خالی پیٹ گزار دیتے، اور رات کا کھانا نہیں پاتے تھے۔ اور ان کی اکثر خوراک جو کی روٹی ہوتی تھی۔ (سنن ترمذی/ 2360، سنن ابن ماجہ/ 3347، شیخ البانی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

ام المومنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ چالیس چالیس دن ایسے گزر جاتے کہ نبی کریم ﷺ کے کاشانہ اقدس میں نہ چراغ جلتا اور نہ ہی چولہا جلتا تھا۔ پوچھا گیا: پھر آپ کس طرح گزارہ کرتے تھے؟ فرمایا: دو کالی چیزوں یعنی پانی اور کھجور پر۔ (صحیح بخاری/ 2567)

آج کے دور میں بہت سارے لوگ کھانے کے اس قدر دلدادے ہوتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کھانے پینے ہی کے لئے جی رہے ہیں، کھانے پینے کے علاوہ ان کی زندگی کا مزید کوئی مقصد نہیں ہے۔

آپ ﷺ لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش نہیں فرماتے تھے البتہ بعض کھانے آپ ﷺ کو بہت پسند تھے جن کو بڑی رغبت کے ساتھ تناول فرماتے تھے نبی کریم ﷺ کی چند مرغوب و محبوب غذاؤں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

کدّو : اللہ کے رسول ﷺ کو کدّو بے حد پسند تھا اور سالن میں سے کدّو کے قتلے (Pieces) چُن چُن کر تناول فرماتے۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے خصوصی طور پر آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس دعوت پر گیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پیالے میں سے کدو ڈھونڈ رہے تھے، میں اس دن سے مسلسل کدو کو پسند کرنے لگا ہوں ثمامہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کدو جمع کر کے آپ کے سامنے رکھتا تھا۔ (صحیح بخاری/ 5439)

جابر بن طارق احمسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہوا۔ آپ ﷺ کے پاس کدو تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قرع ہے، یہ کدو ہے۔ ہم اس کے ساتھ اپنے کھانے (سالن) میں اضافہ کرتے ہیں۔" (سنن ابن ماجہ/ 3304، مسند احمد/ 19123، السنن الکبریٰ للنسائی/ 6665، شیخ البانی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

کدو ذائقہ میں لذیذ اور تاثیر میں زود ہضم، صحت بخش اور دماغی صلاحیتوں کو بڑھانے والا ہے، کدو مفرح قلب، جگر اور اعصاب کے لیے مفید سبزی ہے۔

ککڑی : عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو کھجور کو ککڑی کے ساتھ ملا کر کھاتے دیکھا۔ (صحیح مسلم/ 2043)

ککڑی میں پانی، پروٹین، معمولی مقدار میں چکنائی، کیلشیم، فاسفورس، لوہا، آیوڈین، وٹامن سی اور اے پائے جاتے ہیں۔ ککڑی پیاس کو بجھاتی ہے۔ صفرا کی حرارت اور سوزش کو دور کرتی ہے۔ خون کی حدّت اور سوزش، جگر اور معدے کو تسکین دیتی ہے۔

کھجور : کھجور اہل عرب عموماً خوراک کے طور پر استعمال کرتے تھے، نبی کریم ﷺ نے کھجور کی بڑی تعریف فرمائی اور بڑے اہتمام سے کھجور کھایا کرتے تھے بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے افطار، سحری اور عید الفطر کی نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کھجور کھانے کی تعلیم دی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ" یعنی مومن کے لئے کھجور کیا ہی بہتر سحری ہے۔ (سنن ابوداود/ 2345، شیخ البانی نے سلسلہ صحیحہ/ 562 میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

اللہ کے رسول ﷺ نے یوں تو جملہ کھجوروں کی تعریف کی ہے لیکن عجوہ کھجوروں کی خصوصی تعریف فرمائی ہے اور متعدد حدیثوں میں اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالیں، اس دن اسے زہر نقصان پہنچا سکے گا نہ جادو۔ (صحیح مسلم/ 2047)

کھجور آئرن کا ایک بھرپور ذریعہ ہے، جسم میں خون کی کمی اور خون کے بہاؤ کو روکنے کے لیے آئرن کی مقدار ضروری ہے۔ کھجور پوٹاشیم کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ بلڈ پریشر کے مریضوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

کھجور جسم میں خراب کولیسٹرول (ایل ڈی ایل) کی سطح کو کم کر سکتی ہے۔ اس سے شریانوں اور دل کی بیماریوں میں رکاوٹ کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ کھجور کا باقاعدہ استعمال ہڈیوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔

انگور: نبی کریم ﷺ سے انگور (Grapes) کھانا بھی ثابت ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ کے لیے کشمش کا نبیذ بنایا جاتا تھا۔ آپ ﷺ اسے دن بھر پیتے اور دوسرے دن بھی پیا کرتے اور تیسرے دن بھی شام تک۔ پھر جو بچتا تو وہ خدمت گاروں کو پلایا جاتا یا بہا دیا جاتا۔ (صحیح مسلم/ 2004)

اللہ کے رسول ﷺ سے انگور کے تعلق سے یہی ثابت ہے کہ آپ زبیب (کشمش) کو نبیذ بنا کر استعمال کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ انگور کھانے کے تعلق سے رسول اللہ ﷺ سے جو حدیثیں ثابت ہیں وہ سب کی سب ضعیف ہیں۔

خربوزہ: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "كَانَ رسولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وسلَّمَ يأكُلُ البطِّيخَ بالرُّطَبِ فيقولُ: نَكْسِرُ حرَّ هذا ببَردِ هذا، وبَردَ هذا بحرِّ هذا" یعنی رسول اکرم ﷺ خربوزے کو تر کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خربوزے کی ٹھنڈک کھجور کی گرمی کو ختم کر دے گی۔ (سنن ابوداود/ 3836، سنن ترمذی/ 1843، السنن الکبری للنسائی/ 6722، شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

پیلو کا پھل: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم مقام مر الظہران میں اللہ کے رسول ﷺ کے ہمراہ چلتے ہوئے پیلو چن رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو پیلو کالے ہو چکے ہیں انہیں چننا! کیونکہ یہ بہت لذیذ ہوتے ہیں۔ جب میں بکریاں چراتا تھا تو اسے کھایا کرتا تھا۔ صحابہ کرام نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔ (صحیح بخاری/ 5453، صحیح مسلم/ 2050)

دودھ: آپ ﷺ کبھی خالص دودھ اور کبھی دودھ میں پانی ملا کر نوش فرماتے اور کبھی کشمش اور کھجور پانی میں ملا کر اس کا رس نوش فرماتے۔ اس کو اللہ کے رسول ﷺ بے حد پسند کیا کرتے تھے۔ چنانچہ معراج کی رات بیت المقدس میں جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو شراب اور دودھ کا پیالہ پیش کیا تو آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ ہی اختیار کیا۔ (صحیح بخاری/ 3437، صحیح مسلم/ 168)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ) میں نے بکری کا دودھ نکالا اور اس میں کنویں کا تازہ پانی ملا کر آپ ﷺ کو پیش کیا آپ نے پیالہ لے کر پیا۔ آپ کی بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا آپ نے اپنا باقی دودھ اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ پہلے دائیں طرف سے۔ ہاں دائیں طرف والے کا حق ہے۔ (صحیح بخاری/ 5612)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے، لوگ دو بھنی ہوئی گوہ دو لکڑیوں پر رکھ کر لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تھوکا، تو خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا خیال ہے اس سے آپ کو گھن (کراہت) ہو رہی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا اور فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے "اللهم بارك لنا فيه واطعمنا خيرا منه" ' "اے اللہ! تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھانا کھلا" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور جب اسے کوئی دودھ پلائے تو اسے چاہئے کہ یہ دعا پڑھے "اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه"" "اے اللہ! تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور اسے ہمیں اور دے" کیونکہ دودھ کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پینے دونوں سے کفایت کرے"۔ (سنن ابوداود/ 3730، سنن ترمذی/ 3435، السنن الکبریٰ للنسائی/ 10118، سنن ابن ماجہ/ 3322، مسند احمد/ 1978، شیخ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔)

اس کے علاوہ بھی بے شمار ایسی حدیثیں ہیں جن میں رسول اکرم ﷺ کا دودھ پینا اور دودھ کی تعریف کرنا ثابت ہے۔

نبیذ: کھجور، کشمش، جو، چھوہاروں، گیہوں یا چاول وغیرہ سے تیار کیا ہوا مشروب نبیذ کہلاتا ہے۔ تاجدار رسالت ﷺ کھجور اور کشمش کی نبیذ شوق سے نوش فرماتے تھے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کشمش کا نبیذ بنایا جاتا تھا۔ آپ ﷺ اسے دن بھر پیتے اور دوسرے دن بھی پیا کرتے اور تیسرے دن بھی شام تک۔ پھر جو بچتا تو وہ خدمت گاروں کو پلایا جاتا یا بہا دیا جاتا۔ (صحیح مسلم/ 2004)

میٹھا: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلَّى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ وسلَّم يُحِبُّ الحَلْوَاءَ وَالعَسَل. یعنی رسول اللہ ﷺ میٹھا اور شہد پسند فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری/ 5431، صحیح مسلم/ 1474)

گوشت: آپ ﷺ سے اونٹ، بکری، دنبہ، بھیڑ، مرغ، خرگوش، بٹیر اور مچھلی

کا گوشت تناول فرمانا ثابت ہے۔

ثرید: جو یا گندم کی روٹی کو گوشت کے شوربے میں پکانا یا گوشت کے شوربے میں روٹی توڑ کر بھگونا، تا کہ اچھی طرح گل جائے، ثرید کہلاتا ہے۔ اہل عرب کے یہاں یہ ایک عمدہ کھانا تصور کیا جاتا تھا یہی وجہ ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مردوں میں بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں جبکہ خواتین میں صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون ہی کامل ہوئی ہیں۔ دیگر خواتین پر عائشہ کی فضیلت ویسے ہی ہے جیسا کہ ثرید کو دوسرے کھانوں پر ہے۔(صحیح بخاری/ 3769، صحیح مسلم/ 2431)

سرکہ: اللہ کے رسول ﷺ نے سرکہ نہ صرف تناول فرمایا بلکہ اسے بہترین سالن قرار دیا ہے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نِعْمَ الْأُدُمُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ“ یعنی سالنوں میں سے عمدہ یا (فرمایا) عمدہ سالن سرکہ ہے۔(صحیح مسلم/ 2051)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کسی گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر میرے پاس سے ہوا، آپ نے میری طرف اشارہ کیا، میں اٹھ کر آپ کے پاس آیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور چل پڑے، حتیٰ کہ آپ ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجروں میں سے کسی کے حجرے پر آئے اور اندر داخل ہوگئے، پھر مجھے بھی آنے کی اجازت دی، میں (حجرہ انور میں) ان کے حجاب کے عالم میں داخل ہوا، آپ نے فرمایا: ”کچھ کھانے کو ہے؟“ گھر والوں نے کہا: ہے۔ اور تین روٹیاں لائی گئیں اور ان کو ایک اونی رومال (دسترخوان) پر رکھ دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک روٹی اپنے سامنے رکھی اور ایک روٹی میرے سامنے رکھی پھر آپ ﷺ نے تیسری کے دو ٹکڑے کیے، آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے رکھی، پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ”کوئی سالن بھی ہے؟“ گھر والوں نے کہا: تھوڑا سا سرکہ ہے، اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لے آؤ، سرکہ کیا خوب سالن ہے!“ (صحیح مسلم/ 2052)

تَلْبِيْنَه: جو، دودھ اور کھجور سے تیار ہونے والی کھیر جیسی غذا ہے۔ نبی کریم ﷺ اسے بھی پسند فرماتے اور بالخصوص مریض کو بطور علاج کھانے کی ترغیب فرماتے۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب ان کے خاندان میں سے کسی فرد کا انتقال ہوتا تو عورتیں (اس کی تعزیت کے لیے) جمع ہو جاتیں، پھر ان کے گھر والے اور خواص رہ جاتے اور باقی لوگ چلے جاتے، اس وقت وہ تلبینے کی ایک ہانڈی (دیگچی) پکانے کو کہتیں تلبینہ پکایا جاتا، پھر ثرید بنایا جاتا اور اس پر تلبینہ ڈالا جاتا، پھر وہ کہتیں: یہ کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تلبینہ بیمار کے دل کو راحت بخشتا ہے اور غم کو ہلکا کرتا ہے۔“ (صحیح بخاری/ 5101، صحیح مسلم/ 2216)

شہد: اللہ کے رسول ﷺ شہد حد درجہ پسند کیا کرتے تھے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ بات گزر چکی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ حلوہ (میٹھی چیز) اور شہد پسند کیا کرتے تھے۔(صحیح بخاری/ 5431، صحیح مسلم/ 1474)

آپ ﷺ شہد صرف پسند ہی نہیں کیا کرتے تھے بلکہ اسے بیماریوں میں تجویز بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ صحابی رسول ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: میرے بھائی کا پیٹ چل پڑا ہے (دست آ رہا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو شہد پلاؤ۔ اس نے اسے شہد پلایا، وہ پھر آیا اور کہا: میں نے اسے شہد پلایا ہے، اس سے (دستوں کی تیزی میں مزید اضافہ ہوگیا ہے آپ ﷺ نے تین بار اس سے وہی فرمایا (شہد پلاؤ) جب وہ چوتھی بار آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے شہد پلاؤ“ اس نے کہا: میں نے اسے شہد پلایا ہے اس سے دستوں میں اضافے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے سچ فرمایا ہے (کہ شہد میں شفا ہے) اور تمھارے بھائی کا پیٹ جھوٹ بول رہا ہے۔“ اس نے اسے (اور) شہد پلایا وہ تندرست ہوگیا۔(صحیح بخاری/ 5360، صحیح مسلم/ 2217)

پنیر: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”اتى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ، فَدَعَا بِسِكِّينٍ، فَسَمَّى وَقَطَعَ“ یعنی غزوہ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پنیر لائی گئی آپ نے چھری منگائی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے کاٹا۔(سنن ابوداود/ 3819، سنن بیہقی/ 20176، المعجم الاوسط للطبرانی/ 7084، شیخ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔)

مکھن: بسر سلمی کے لڑکے عبداللہ وعطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کی خدمت میں مکھن اور کھجور پیش کیا، آپ مکھن اور کھجور پسند کرتے تھے۔(سنن ابوداود/ 3837، سنن ابن ماجہ/ 3334، شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

مذکورہ بالا تمام اشیائے خورد و نوش ہمارے پیارے رسول، رحمتِ دو عالم مصطفےٰ ﷺ نے استعمال فرمائی ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ استعمال کردہ غذاؤں کی افادیت اور اہمیت کا کوئی انکار نہیں کرسکتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ان سبزیوں، پھلوں، سالنوں اور غذاؤں کو استعمال کرتے وقت پیارے رسول ﷺ کی اقتدا کی نیت کریں، اس سے ہم خود کو ثواب کا مستحق بنا سکتے ہیں کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا ہی میں دینی و دنیوی کامیابی مضمر ہے۔

☆☆☆

ڈاکٹر ابوالحیات اشرف، ایڈیٹر ماہنامہ 'دی سمپل ٹروتھ'
موبائل: 9810699121

سرسید احمد خاں ایک عبقری شخصیت

(علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی یاد میں)

راقم الحروف کی یہ خوش نصیبی ہے کہ مدرسہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخل ہوا۔ وہاں کے قیام کے دوران پایا کہ یونیورسٹی کے در و دیواروں سے سرسید کے اخلاص کی ضوفشانیاں ٹپکتی ہیں۔ سرسید کے زمانہ میں جدوجہد آزادی کی لہر تھی۔ اس کے متوالوں کو سرسید کی یہ بات پسند نہیں تھی کہ جدید تعلیم عام ہو اور قوم کے بچے جدید تعلیم سے آراستہ ہوں۔ سرسید چاہتے تھے کہ ہم آزادی بھی حاصل کریں اور جدید تعلیم و سائنس کے میدان میں بھی آگے بڑھتے چلیں۔ سرسید کی پیدائش 17/ اکتوبر 1817ء کو دہلی کے ایک سادات خاندان میں ہوئی اور پوری زندگی اپنی قوم کو زوال سے نکالنے کی کوششیں کیں۔ سرسید کی ضرورت آج بھی ہے۔ ہر دور میں رہی ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ وہ دوراندیش تھے۔ انہوں نے حال کو بہت اچھی طرح دیکھا اور سمجھا اور اسی مناسبت سے مستقبل کی تیاریاں کیں۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ آنے والے دور میں کیا تبدیلیاں آئیں گی۔ وہ اپنے ملک کے تمام بچوں اور نوجوانوں ہندو اور مسلم دونوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ مسلم قوم کو زوال سے نکالنے کی یہی صورت ہے کہ اُنہیں انگریزی تعلیم سے آشنا اور عصری علوم سے آراستہ ہونا چاہئے۔ چنانچہ 1875ء میں مدرستہ العلوم کی بنیاد ڈالی جو 1877ء میں محمڈن اینگلو اُورینٹل کالج میں تبدیل ہوئی اور اُن کی محنت اور خلوص سے 1920ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بنا۔ انہوں نے ہندوستان میں وہ کیا اور ملک و قوم کو وہ دیا جو کئی شخصیات بھی مل کر نہیں دے سکتی تھیں۔ سرسید نے تعلیم کو ضروری قرار دیا اور تعلیم کی ترویج و اشاعت کے لیے تگ و دو شروع کی۔ انہوں نے جدید علوم سیکھنے پر زور دیا اور اِن علوم کو انگریزی زبان میں سیکھنے کی تلقین کی۔ 1857ء کے غدر نے پورے ملک اور بالخصوص مسلمانوں کو بُری طرح متاثر کیا تھا۔ سرسید اس وقت ماہر طبیب کی طرح قوم کے لیے ''علم'' کو بحیثیت دوا کے تجویز کیا اور مدرستہ العلوم قائم کیا۔ تعلیمی ادارہ قائم کرنے میں بے شمار رکاوٹیں آئیں مگر انہوں نے اِن تمام مشکلات پر قابو پا لیا۔ ڈاکٹر ایس کے بھٹناگر اس حوالے سے لکھتے ہیں: ''قوم کے بچوں کی خاطر، اُمراء اور رؤساء کے آگے اپنے کشکول گدائی کو بھی پھیلایا۔ دَر دَر کی ٹھوکریں کھائیں۔ اُن کی نیت پر شک کیا گیا۔ اُن کے فقیرانہ رویّے کا مذاق اُڑایا گیا۔ چونکہ سرسید اپنی ذات کے لیے یہ سب کچھ نہیں کر رہے تھے بلکہ قوم کی زبوں حالی کا درد اور تعلیمی صورت حال کی کسک اُن کو چین سے بیٹھنے نہیں دے رہی تھی۔ لہٰذا اُنہوں نے خالی چندہ کرنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ ڈرامائی اسٹیجوں پر بھی لوگوں سے ملتجی ہوئے۔ اُن کا خیال تھا کہ اگر مسلمان جدید علوم حاصل نہیں کریں گے تو وہ ہمیشہ کے لیے پیچھے رہ جائیں گے۔''

جواہر لال نہرو ''ڈیسکوری آف انڈیا'' میں لکھتے ہیں: ''سرسید کا فیصلہ کہ تمام کوششیں مسلمانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنے پر صرف کر دینی چاہئے۔ یقیناً درست اور صحیح تھا۔ بغیر اس تعلیم کے میرے خیال سے جدید طرز کی قومیت کی تعمیر میں حصہ نہیں لے سکتے تھے۔ بلکہ یہ اندیشہ تھا کہ وہ ہمیشہ ہمیش کے لیے ہندوؤں کے غلام بن جائیں گے جو تعلیم میں بھی اُن سے آگے تھے اور معاشی اعتبار سے بھی، اُن سے زیادہ مضبوط تھے''

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں: ''یہ بات کسی کے ماننے نہ ماننے کی نہیں ہے کہ ملک نے، قوم نے، زمانہ نے اور ساتھ ہی گورنمنٹ نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ مسلمان ہند میں خواہ وہ شمالی ہند کے ہوں خواہ جنوبی ہند کے، ممالک متحدہ کے ہوں، خواہ ممالک پنجاب کے، تعلیمی تحریک صرف اس شخص کی کوشش اور جانفشانی کا نتیجہ ہے جو آج علی گڑھ کے ایک گوشۂ مسجد میں آرام کر رہا ہے۔ یعنی آج جس قدر علمی تحریک، علمی ذوق، کانفرنسوں کا وجود، مدارس کا خیال، ملک کے مختلف حصوں میں نظر آ رہا ہے وہ ایک بنی آدم کی چیخ و پکار کا اثر ہے یا کوشش کا ایک ثمر ہے۔ اس لئے درحقیقت وہ شخص محسن کش، احسان فراموش اور کافر نعمت ہے جو اپنے اصل محسن اور حقیقی راہ نما کی جانفشانیوں کو تسلیم نہیں کرتا''۔

بانی درس گاہ اگر جدید تعلیمی نظام کو کامیابی کی کلید قرار دیتے ہیں تو اس سے کہیں زیادہ ان کو قوم کے نوجوانوں کی تربیت پر نگاہ تھی۔ چنانچہ ایک خطبہ میں فرماتے ہیں: ''میرے عزیزو! تعلیم کے ساتھ اگر تربیت نہ ہو اور جس تعلیم سے قوم، قوم نہ بن سکے، وہ تعلیم درحقیقت کچھ قدر کے لائق نہیں ہے''۔ ''سرسید کے تعلیمی نظام نے ایسے مثالی نوجوان پیدا کیے تھے اس کی مثال ہفتہ وار صدق لکھنو کے مرحوم ایڈیٹر مولانا عبدالماجد دریابادی کی زبانی سنئے:

’’غالباً 1898ء کا ذکر ہے۔ سر سید کی وفات یا تو ہو چکی تھی یا عنقریب ہونے کو تھی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی شہرت کرکٹ کے میدان میں ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکی تھی۔ ایک کرکٹ میچ سول سروس والوں کے مقابلہ میں نینی تال قرار پایا۔ میچ شروع ہوا اور اتفاق سے جمعہ کا دن تھا۔ سول سروس کی ٹیم کھیل رہی تھی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کھلا رہی تھی۔ علی گڑھ کے شہرۂ آفاق بالر اشفاق احمد بالنگ کر رہے تھے۔ ایک مرتبہ جو اشفاق نے گیند پھینکنے کے لیے ہاتھ اُٹھایا تو یکا یک نماز جمعہ کی اذان کانوں سے ٹکرائی فوراً بالر اشفاق احمد کا بالنگ کے لیے اُٹھایا ہوا ہاتھ نیچے گر گیا۔ سر سید کی تربیت گاہ میں پرورش پائے ہوئے اس طالب علم نے یہ گوارا نہ کیا کہ بال کو پوری کرے۔ سول سروس (جو بیٹنگ کر رہی تھی) اس پابند شریعت بالر کو حیرت اور استعجاب کی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔ یہ تھا چمنستان سر سید کا ایک انمول پھول جس نے سارے میدان کو حیرت میں ڈال دیا تھا‘‘۔ (ڈاکٹر ریحان احمد قاسمی، سر سید احمد خان، ایک گوہر نایاب، راشٹریہ سہارا، نئی دہلی 17/ اکتوبر 2020ء)

ہندوستان میں برطانوی حکومت کے دور میں خاص طور پر 1857 کے بعد لفظ ’’وہابی‘‘ باغی اور Rebel کے مترادف لفظ بن گیا تھا۔ سر سید احمد خان نے اپنی فراست اور دور اندیشی سے انگریزوں کے غیض وغضب سے وہابی تحریک کو بچایا اور انگریزوں کے سیاسی غیض وغضب سے نجات دلائی اور اس کے دینی مقاصد ونظریات، خاص طور پر رُوحِ اجتہاد کو بیان کیا، اُنہوں نے ’’کلمۃ الحق‘‘ 1849 میں لکھا اور پیروی مریدی اور بیعت کے طریقۂ مروجہ کے خلاف لکھا۔ ’’راہ سنت در ردِّ بدعت‘‘ ۱۸۵۰ء میں لکھا۔ یہ رسالہ اہل بدعت کے خلاف ہے، سنت کے متبعین کی تائید میں تحریر کیا تھا۔

ڈاکٹر مظفر حسین سید لکھتے ہیں۔ اُن کی حیات تصنیف وتالیف کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اولا مذہبی تصانیف کا دور جن میں رسالہ ’’جلاء القلوب ذکر محبوب‘‘، ’’مسئلہ تصور شیخ‘‘، ’’کلمۃ الحق‘‘ اور ’’تحفہ حسن‘‘ نمایاں ہیں۔ (روزنامہ انقلاب، دہلی، 27/ مارچ 2018ء ص، ۷) سر سید کی مستقل تصانیف کی تعداد اُنتیس (29) ہیں جن میں خطبات احمدیہ اور آثار الصنادید شامل ہیں۔

1857ء کے غدر میں مسلمانوں کو مجرم قرار دیا گیا اور بے گناہ مسلمانوں کو درختوں پر لٹکا کر پھانسیاں دی گئیں۔ اُن کی جائدادیں ضبط ہوئیں۔ ان حالات میں سر سید احمد خان نے بے خوف ہو کر 1858ء میں ’’اسباب بغاوت ہند‘‘ لکھا اور انگریز ممبران پارلیامنٹ کو انگلستان بھیجا۔ اس رسالہ میں سر سید احمد خان نے ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ کا تجزیہ بہت بے باکانہ انداز میں کیا۔ ایسے وقت میں مسلمانوں کے حق میں سینہ سپر ہونے والے وہی تھے۔ ایک اسکالر لکھتے ہیں: (۱) مسلمانوں کو انگریزی فاتحین کے غیض وغضب سے بچانے کے لیے ’’اسباب بغاوت ہند‘‘ اور ’’لائل محمڈن‘‘ کتابیں لکھیں اور علی گڑھ تحریک کے ذریعہ مسلمانوں کو ایک مرکز دیا۔ (2) ’’آثار الصنادید‘‘ لکھ کر قومی اور تاریخی سرمایہ آنے والے مسلمانوں کے لیے محفوظ کیا۔ (3) William Muir ولیم مور کی کتاب ’’دی لائف آف محمد فرام اُوریجنل سورسز The Life of Muhammad from Original Sources‘‘ کا جواب ’’خطبات احمدیہ‘‘ لکھ کر دیا۔ (4) قوم کے کردار کی اصلاح کے لیے ’’تہذیب الاخلاق‘‘ رسالہ جاری کیا۔ (5) تعلیم کے ذریعہ مسلمانوں کو متحد کرنے اور ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لیے ’’محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس‘‘ قائم کیا۔ (6) مسلمانوں کو انگریزی تعلیم اور خصوصاً جدید علوم وسائنس سے روشناس کرنے کے لیے ’’سائنٹفک سوسائٹیز‘‘ قائم کی۔

سر سید ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے۔ اُن سے دوستی رکھتے تھے اور اُن کے پاس آنا جانا ہوتا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا تھا: ’’ہندوستان ایک دُلہن کے مانند ہے جس کی خوبصورت اور نیلی دو آنکھیں ہندو اور مسلمان ہیں‘‘۔ چنانچہ وہ بنارس میں اپنی ملازمت کے دوران آریہ سماج تحریک کے بانی دیانند سرسوتی (1883-1824) کو اپنے گھر بُلا کر اُن سے ویدوں کے اشلوک سُنتے تا کہ مذاہب کے تقابلی مطالعہ میں وہ آریہ سماج کے افکار سے مستفید ہوں۔

سوامی دیانند سر سید احمد خان کو ’’مہارشی‘‘ کے لقب سے پکارتے تھے۔ ایک دوسرا واقعہ بھی سنیئے: سر سید احمد خان کے پوتے سر راس مسعود (سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کی بسم اللہ خانی ہو رہی ہے اور ننھے مسعود اپنے دادا کے دوست راجہ جے کشن داس رئیس مراد آباد کی گود میں بیٹھے ہیں اور اسی حالت میں مولوی صاحب انہیں بسم اللہ شریف اور قل ھو اللہ شریف کا پہلا درس دے رہے ہیں۔

سر سید احمد خاں کی قومی یکجہتی اور اُن کے کالج کے سیکولر کردار کی اس سے عمدہ مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس کے دروازے تمام مذاہب کے طلباء کے لیے یکساں کُھلے رہے۔ کالج کا پہلا گریجویٹ ایشوری پرشاد ایک ہندو تھے۔ اور دوسرے اعلیٰ تعلیم سے بہرور فارغ التحصیل امبا پرشاد تھے۔ کالج کے ہیڈ ماسٹر سڈنس اور نائب ہیڈ ماسٹر لالہ تیج ناتھ پرشاد تھے۔ اساتذہ میں شری جادو چندر چکرورتی ریاضی کے اُستاد تھے۔ اور شری شیو شنکر سنسکرت پڑھاتے تھے۔

سر سید احمد خان اپنی زندگی کا ایسا کارنامہ چھوڑ گئے ہیں جو بسا اوقات ہمارے لئے نمونہ اور نصیحت کا سامان ہو سکتا ہے۔ اس برصغیر میں بڑے بڑے ذی علم، پاک نفوس اور مصلح پیدا ہوئے مگر اُن کا دائرۂ عمل محدود تھا۔

لیکن سر سید احمد خان کا میدان تمام شعبوں پر محیط تھا۔ وہ جامع صفات کے انسان تھے۔ سوچنے کی بات ہے کہ سر سید احمد خان کی قائم کردہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نہ ہوتی تو آج ہم کہاں ہوتے اور مسلمانوں کا انجام کیا ہوتا؟

ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی عالم اسلام میں نہیں بلکہ ہندوستان میں ہے اور جدید تعلیم کا پہلا ادارہ سرسید نے علی گڑھ میں قائم کیا۔ وہ عبقری شخصیت تھے۔ جس نے ایک مایوس اور افسردہ قوم کو جلا بخشی۔ اُن میں رُوح پھونکی جو آج تک کام کر رہی ہے۔ سرسید احمد خان پر ہر طبقہ کے اہل قلم نے مختلف جہتوں سے لکھا ہے۔ 1961 میں شیخ اسماعیل پانی پتی نے سرسید احمد خان کی کچھ تحاریر اکٹھا کر کے ’’مقالات سرسید‘‘ کے نام سے سولہ جلدوں میں مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع کیا تھا۔ ۱۹۷۲ء میں انہوں نے مجلس ترقی ادب لاہور سے ہی ’’خطبات سرسید‘‘ کے نام سے ایک اور کتاب شائع کی جو خطبات سرسید کا انتخاب تھا۔

جناب اے۔ رحمان صاحب 2017ء میں اپنے اعلان کے مطابق ’’کلیات سر سید‘‘ مرتب کر رہے ہیں جو 25 جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ جس میں 17 ہزار صفحات ہوں گے۔ سرسید کی وفات کے بعد اُن کے مکتوبات کا مجموعہ بھی دو جلدوں میں شائع ہوا تھا۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے 22/دسمبر 2020ء میں صد سالہ تقریب منائی تھی۔ اس تقریب کے موقع پر ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی جی نے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ’’منی انڈیا‘‘ کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس ادارہ نے ہندوستان کو فخر بخشا ہے۔ اے۔ ایم۔ یو کی عمارتیں ہی نہیں۔ یہاں سے وابستہ تعلیم کی تاریخ ہندوستان کا قیمتی ورثہ ہے۔ اس کا کیمپس اپنے آپ میں ایک شہر کے مانند ہے۔ اس کے مختلف شعبوں، درجنوں ہاسٹل، ہزاروں اساتذہ اور پروفیسران کے درمیان ایک ’’منی انڈیا‘‘ دیکھتے ہیں۔ یعنی اے۔ ایم۔ یو میں ہندوستان کی مکمل تصویر نظر آتی ہے۔ یہ نہ صرف اس یونیورسٹی کی بلکہ پوری قوم کی طاقت ہے.....

کووڈ 19 کے خلاف لڑائی میں یونیورسٹی کے کردار کو تسلیم کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ اس مشکل وقت میں اے۔ ایم یو نے سماج کی غیر معمولی مدد کی ہے۔ ان لوگوں کی جانچ اور الگ وارڈ تیار کرنا یہ بتاتا ہے کہ اے۔ ایم۔ یو سے وابستہ لوگ مُلک کی ترقی کے لیے پابند ہیں۔ یونیورسٹی کی مولانا آزاد لائبریری میں اگر قرآن موجود ہے تو گیتا اور رامائن کے قدیم نُسخے بھی موجود ہیں۔ انہیں اور دیگر مذاہب کی مذہبی کتابوں کو ایک ساتھ دیکھنا حیرت انگیز ہے۔ سرسید احمد خان نے کہا تھا کہ جب آپ تعلیم حاصل کر لیتے ہیں اور عملی میدان میں آتے ہیں تو آپ کو بلا امتیاز ذات پات یا مسلک یا مذہب سب کے لیے کام کرنا ہوگا۔ یہ ایک ایسی سوچ ہے جو ہمیں ہمیشہ اپنے ساتھ لے کر چلنا چاہئے۔ ہمیں تنوع کی اس طاقت کو نہیں بھولنا چاہئے اور نہ ہی اُسے کمزور ہونے دینا ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے لاکھوں زندگیاں بنائیں اور لوگوں کو جدید سائنس اور فکر دی۔ اور سماج وقوم کو کچھ کرنے کی ترغیب دی ہے.... اے۔ ایم۔ یو کے طلباء نے ماضی میں ملک کی آزادی کی جدوجہد میں بلاتفریق مذہب وملت حصہ لیا... وہ جب دنیا کے کسی دورہ پر جاتے ہیں تو اُن سے ملنے کے لیے بہت سے لوگ آتے ہیں جو بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی ہے اور یہ سابق طلباء ہندوستان کی تہذیب اور شناخت کی بھرپور نمائندگی کرتے ہیں‘‘۔

اس صد سالہ تقریب کے موقع پر ایک یادگاری ٹکٹ بھی جاری کیا گیا۔ قارئین کو حیرت ہوگی اور علیگ حضرات کو فخر ہوگا کہ جتنے ڈاک ٹکٹ آج تک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے تعلق سے جاری کیے گئے ہیں اتنے آج تک دنیا کی کسی اور یونیورسٹی کے نام پر نہیں جاری کئے گئے۔

قارئین کی معلومات میں اضافہ ہوگا کہ دنیا میں عصری علوم کے پہلے تین جامعات ہیں جہاں کے فارغ التحصیل اپنے نام کے ساتھ اپنی اپنی یونیورسٹی سے تعلق کے مابعد اسم لاحقہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ تین ہیں۔ آکسفورڈ، کیمبرج، اور اے۔ ایم۔ یو۔ علی گڑھ۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ والے خود کو ’’علیگ‘‘ کہتے اور لکھتے ہیں۔

سرسید احمد خان کے کام اور مذہبی خیالات ایسے تھے کہ اُن کے بعض رفقاء اُن سے اختلاف رکھنے لگے اور بعض ناقدین اُن پر کفر کا فتویٰ لگانے لگے۔ میں ذاتی طور پر یہیں کہوں گا کہ سرسید احمد خان کا باطنی حال کیا تھا۔ اُن کا آخری انجام کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُن سے اس بارے میں کیا معاملہ فرمائے گا اس کا محاسبہ ہمارا کام نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس جا چکے ہیں۔ ہم اُن کے عقائد و اعمال، تعلیمی خدمات، سماج کی اصلاح گذاریاں اور دوسری کوششوں پر حَکم نہیں ہیں۔!

سرسید احمد خان کو محسن ملت کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آج کے دور میں شدت سے اُن کے مشن کو یاد کرنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ آج ملت اسلامیہ ہند کے سامنے سچر رپورٹ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی حالت دلتوں سے بدتر ہوگئی ہے۔ ضرورت ہے کہ سرسید کی فکر کو اُجاگر کیا جائے اور ہندوستان کے عصری اور دینی اداروں میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں اُسے دور کیا جائے کیوں کہ فرد کی ترقی سے زیادہ قوم کی ترقی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ انہوں نے قوم کی ترقی کے لیے جو تکلیفیں اٹھائیں ہم میں اس تکلیف کی کوئی رمق موجود ہے؟ اکبرالہ آبادی کہتے ہیں۔

ہماری باتیں ہی باتیں ہیں سید کام کرتا تھا
نہ بھولو فرق جو ہے کہنے والے کرنے والے میں
کہنا جو چاہے کوئی میں تو کہتا ہوں کہ اے اکبر
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

سرسید کا انتقال علی گڑھ میں 1898ء میں ہوا تھا۔

☆☆☆

رپورٹ: ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی
شعبہ تنظیم

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس اختتام پذیر

☆ تقریباً پورے ملک سے موقر اراکین عاملہ وذمہ داران صوبائی جمعیات کی شرکت ☆ امیر محترم فضیلۃ الشیخ مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ نے اپنے پرمغز خطاب، توحید خالص، اتباع کتاب وسنت، صبر وتحمل، اتحاد ویکجہتی، اخوت وبھائی چارہ اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی پر زور، اخلاص وللّٰہیت، اعتدال ووسطیت اور محاسبہ نفس کی تلقین۔ ہر طرح کی دہشت گردی، بدامنی ومذہبی منافرت اور اشتعال انگیزی کی سخت الفاظ میں مذمت ☆ ملکی وملی مسائل سے متعلق اہم قرارداد ☆ ۳۵ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اوائل مارچ ۲۰۲۴ء میں منعقد ہوگی۔ ان شاء اللہ ☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام چودھواں آٹھ روزہ آل انڈیا ریفریشر کورس برائے ائمہ، دعاۃ ومعلمین کے انعقاد پر مبارکباد وستائش، اسے وقت کی بڑی ضرورت قرار دیا گیا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس بتاریخ ۲۴؍ستمبر ۲۰۲۳ء کو صبح دس بجے اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی میں زیر صدارت امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ منعقد ہوا جس میں ملک کے بیشتر صوبوں سے آئے معزز اراکین عاملہ، صوبائی ذمہ داران اور مدعوئین خصوصی نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس اجلاس کا ایجنڈا حسب ذیل تھا:

(۱) خطاب امیر۔
(۲) گزشتہ کارروائی کی خواندگی وتوثیق۔
(۳) رپورٹ ناظم عمومی۔
(۴) رپورٹ ناظم مالیات۔
(۵) موجودہ حالات اور موجودہ لائحہ عمل پر غور وخوض۔
(۶) پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تاریخ کی تعیین کے سلسلے میں غور وخوض۔
(۷) جمعیت کے مالی استحکام پر غور وخوض۔
(۸) دیگر امور باجازت صدر۔

اجلاس کا آغاز صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش کے امیر مولانا فضل الرحمٰن عمری صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پھر صدر اجلاس کی اجازت سے حسب ایجنڈا اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

خطاب امیر کے تحت امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی صاحب نے موقر شرکاء کا گرم جوشی سے استقبال کرنے اور ان کی خدمت میں ہدیہ تشکر بھی پیش کرنے کے بعد جامع ترین تذکیری وتوجیہی خطاب فرمایا اور عقیدۂ توحید کی اصلاح، اتباع کتاب وسنت، تقویٰ وطہارت، اتحاد ویکجہتی، اخوت و بھائی چارہ، حسن اخلاق، اعتدال ووسطیت پر زور دیا۔ علاوہ ازیں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور انسان دوستی نیز اسلام کی بیش بہا انسانیت نواز وروشن تعلیمات سے برادران وطن کو روشناس کرانے کی ضرورت پر بطور خاص زور دیا۔ مزید برآں ہر طرح کی دہشت گردی، بدامنی ومذہبی منافرت اور اشتعال انگیزی کی سخت الفاظ میں مذمت کی اور پوری ایمانی قوت، صبر وضبط، ہمت وحوصلہ، حکمت ودانائی کے ساتھ خیر امت کا فریضہ ادا کرتے رہنے کی تلقین کی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب نے مرکزی جمعیت کی کارکردگی رپورٹ پیش کی جس کی شرکاء اجلاس نے توثیق کی۔ اس کے بعد ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز صاحب نے جمعیت کے حسابات پیش کیے جس پر ہاؤس نے اطمینان واعتماد کا اظہار کیا۔ میٹنگ میں جمعیت کے کاموں کا بھی جائزہ لیا گیا اور مستقبل میں دعوتی، تعلیمی، تنظیمی، تعمیراتی اور رفاہی منصوبوں اور انسانی خدمات کو مہمیز دینے پر غور کیا گیا۔ علاوہ ازیں جمعیت کے مالی استحکام بالخصوص اہل حدیث منزل اور اہل حدیث کمپلیکس میں زیر تعمیر کثیر المقاصد عمارتوں کے لئے ملکی سطح پر اہل خیر حضرات کا زیادہ سے زیادہ تعاون حاصل کرنے کی اپیل کی گئی۔ موقر مجلس عاملہ کے اس اجلاس میں اوائل مارچ ۲۰۲۴ء میں پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کے اس اجلاس کی قرارداد میں عقیدۂ توحید اور اسلام کی خوبیوں اور محاسن کو اجاگر کرنے، اسلام اور مسلمانوں کی بابت پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کے ازالہ اور باہمی روابط کو استوار کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں منی پور میں قبائلی خواتین کو برہنہ گھمانے کو انتہائی شرمناک اور مجرموں کے خلاف کڑی کارروائی کی اپیل اور چندریان-۳ کی چاند پر کامیاب لینڈنگ پر متعلقہ سائنسدانوں اور پوری قوم کو تہ دل سے مبارک باد پیش کی اور مزید ترقی کی طرف گامزن رہنے کی تلقین کے ساتھ اخلاقی اور انسانی بنیادوں پر بھی ہر سطح پر بھی بلند وباکردار رول ادا کرنے تاکید ودعا کی نیز امن وشانتی کے قیام، قومی یکجہتی

وفرقہ وارانہ ہم آہنگی کوفروغ دینے کی اپیل کی گئی ہے۔

مجلس عاملہ کی قرار داد میں ملک اور بیرون ملک ہونے والے دہشت گردانہ واقعات کی سخت مذمت کرتے ہوئے اسے ایک خاص کمیونٹی سے وابستہ کرنے کو غیر منصفانہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح ملک کی مختلف جیلوں میں بند نوجوانوں کے مقدمات کو جلد از جلد نمٹانے اور فاضل عدالتوں سے باعزت بری ہونے والے نوجوانوں کے مستقبل کو بہتر بنانے کے اپیل اور ملک میں دن بدن بڑھتی مہنگائی، خوردنی اشیاء کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ، کالا بازاری پر قابو پانے کی اپیل کی گئی ہے۔ قرار داد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء، انسانی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں اس لئے ان پر پابندی لگانے کی حکومتوں سے اپیل کی گئی ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کی قرار داد میں مرکزی جمعیت کے زیر اہتمام ہونے والے ملکی پیمانے پر چودھواں آل انڈیا ریفریشر کورس برائے ائمہ، دعاۃ و معلمین کے انعقاد کو وقت وحالات کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس کی ستائش کی گئی ہے۔

مجلس عاملہ کی قرار داد میں بعض سیاست دانوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کرنے اور ان کے سماجی وتجارتی بائیکاٹ پر تشویش کا اظہار اور میڈیا سے اپنی صحافتی ذمہ داری ایماندارانہ طریقہ سے نبھانے کی اپیل کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ابھی حال ہی میں جہاں نئی پارلیمنٹ کے افتتاح پر خوشی کا اظہار کیا گیا وہیں اس کے اندر ایک رکن پارلیمنٹ کی طرف سے دوسرے رکن پارلیمنٹ کے خلاف غیر پارلیمانی، غیر مہذب زبان کے استعمال اور سنگین الزام لگانے پر شدید تشویش اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔

مجلس عاملہ کی قرار داد میں سویڈن میں قرآن سوزی کے واقعہ کی سخت مذمت اور وہاں کی حکومت کی طرف سے مذہبی کتابوں کی بے حرمتی کو ممنوع قرار دیتے ہوئے قانون سازی کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اسی طرح فلسطینی قضیہ کے حل کی ضرورت پر زور اور اسرائیل کی جارحانہ کاروائی کی مذمت کی گئی ہے اور ملک وملت اور جماعت وجمعیت کی اہم شخصیات کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا ہے۔

قرار داد کا متن درج ذیل ہے :

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کے اس اجلاس کا پختہ ایمان ویقین ہے کہ قرآن کریم دنیائے انسانیت کے لیے الہٰی دستور حیات ہے جس پر عمل پیرا ہو کر دنیوی واخروی زندگی کو کامیاب بنایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان بالخصوص علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اپنی سطح پر بساط بھر قرآنی تعلیمات کو عموما اور عقیدہ توحید کو خصوصا عام کرنے اور اسلام کے محاسن وخوبیوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کریں تاکہ ہر طرح کی برائیوں کے خاتمہ کی راہ ہموار ہو اور مسائل ومشکلات سے گھری ہوئی انسانیت سعادت ونیک بختی سے ہمکنار ہو سکے۔

☆ اسلام اور مسلمانوں کے تئیں برادران وطن کی بہت بڑی تعداد غلط فہمی کا شکار ہے۔ جس میں اسلامی تعلیمات سے ان کی لاعلمی اور ہمارے غیر اسلامی کردار کا بڑا دخل ہے۔ لہٰذا مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اس بات پر زور دیتا ہے کہ انہیں نہ صرف صحیح اسلامی تعلیمات سے واقف کرا کر بلکہ اپنے کردار سے ان غلط فہمیوں کے ازالے اور باہمی روابط کو استوار کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس منی پور میں قبائلی خواتین کی برہنہ پریڈ کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اس مجرمانہ واقعہ کو قوم کو شرمسار کرنے والا، حیا سوز، انسانیت دشمن اور قوم کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دینے والا جرم قرار دیتا ہے اور حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی اور عبرتناک سزا کا اہتمام کرے تاکہ مستقبل میں کوئی بھی اس طرح کی حیوانیت کی جرأت نہ کر سکے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس چندریان۔۳ کی چاند پر کامیاب لینڈنگ کے لیے اسرو میں اس مشن پر کام کر رہے سائنسدانوں کے علاوہ حکومت اور پوری ہندوستانی قوم کو تہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے اور اس پر اپنی مسرت وشادمانی کا اظہار کرتے ہوئے امید کرتا ہے کہ خلائی سائنس وٹیکنالوجی کے میدان میں ترقیاتی پیش قدمی کے ساتھ ہی ساتھ باہمی اخوت وبھائی چارگی، امن وشانتی، قومی یکجہتی فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور انسانی ہمدردی کو فروغ دینے کے مشن کو بھی پوری ایمانداری کے ساتھ جاری رکھنے کی جانب توجہ دی جائے گی تبھی ملک ترقی کرے گا اور صحیح معنوں میں ہم ایک ترقی یافتہ قوم کہلانے کے حقدار ہو سکیں گے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اس بات پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ بعض فرقہ پرست سیاستداں یا مذہبی رہنما وقتا فوقتا مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کرتے رہتے ہیں اور ان کے سماجی وتجارتی بائیکاٹ کی کال بھی دیتے ہیں لیکن حکومت کی جانب سے نہ ان کی خاطر خواہ سرزنش کی جاتی ہے اور نہ ہی انتظامیہ انہیں جرم کے کٹگھرے میں کھڑا کرنے میں تعاون کرتی ہے لہٰذا یہ اجلاس مناسب سمجھتا ہے کہ اس طرح کی سنگین صورت حال کے پیش نظر مؤقر عدلیہ از خود اقدام کرے اور ملک کی گنگا جمنی تہذیب کو باقی رکھنے میں اپنا اہم کردار ادا کرے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس وطن عزیز کے اندر دن بدن بڑھ رہی مذہبی وسماجی منافرت پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ذاتی مفادات کی خاطر اسے فروغ دینے والی ملک وسماج دشمن طاقتوں کی بھر پور مذمت کرتا ہے اور حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس کی طرف ترجیحی بنیادوں پر اپنی توجہ مبذول کریں کیونکہ اگر اس جانب توجہ نہ دی گئی اور فرقہ پرست طاقتوں پر لگام نہ کسی گئی تو ملک کے لیے یہ سب سے بڑا خسارہ ہوگا۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ میڈیا جمہوریت کا چوتھا ستون ہے اور اس سے عوام وخواص کو کافی امیدیں وابستہ ہیں۔ اس لیے اسے اپنی صحافتی ذمہ داری ایماندارانہ طریقہ سے نبھانی چاہئے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی، گنگا جمنی تہذیب، تعاون باہمی اور رواداری کو فروغ دینے میں اپنا مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔ اس کے برخلاف باہمی منافرت، کسی خاص فرقہ کے خلاف زہر افشانی

اورغلط فہمی پھیلانے سے گریز کرنا چاہیے۔تاکہ انیکتا میں ایکتا جو اس ملک کی پہچان ہے، باقی رہے اور وطن عزیز کی نیکنامی داغدار نہ ہو۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس گذشتہ دنوں پارلیمنٹ کے اندر ایک رکن پارلیمان کے دوسرے رکن پارلیمان کو غیر پارلیمانی الفاظ سے مخاطب کرنے ،اس کے سلسلے میں نازیبا، غیر مہذب، بازاری الفاظ استعمال کرنے پر سخت افسوس وتشویش کا اظہار کرتا ہے اور اسے نہ صرف پارلیمنٹ کے وقار کے خلاف بلکہ جمہوریت کی روح کے منافی قرار دیتا ہے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس سویڈن میں قرآن سوزی کے واقعہ کی سخت الفاظ میں مذمت کرتا ہے البتہ وہاں کی حکومت نے مذہبی کتابوں کی بے حرمتی کو ممنوع قرار دینے کا قانون بناکر جس مثبت طرز عمل کا ثبوت دیا ہے،اس کا خیر مقدم کرتا ہے۔دیگر اقوام عالم کو بھی چاہیے کہ وہ بھی اسی طرح کے قوانین بناکر اس نازیبا حرکت کو لگام دیں اور اسے آزادیٔ رائے کے زمرے میں رکھ کر شر پسند عناصر کو شرارت کا موقع نہ دیں۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک و بیرون ملک ہونے والے ہر طرح کے دہشت گردانہ واقعات کی سخت الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کا اس بات پر مکمل یقین ہے کہ دہشت گردی کا کسی بھی مذہب سے کوئی تعلق نہیں، دہشت گردی پھیلانے والے کسی بھی مذہب کی نمائندگی نہیں کرتے اس لیے دہشت گردانہ واقعات کو کسی مذہب سے منسوب کرنا عدل وانصاف کے تقاضوں کے خلاف اور انتہائی افسوسناک طرز عمل ہے۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ملک کی مختلف جیلوں میں محبوس نوجوانوں کے مقدمات کو جلد از جلد نمٹانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے نوجوانوں کے مستقبل کو بہتر بنانے میں تعاون کریں جو ملک کی فاضل عدالتوں سے باعزت بری ہوگئے ہیں اور بدقسمتی سے ان کی شبیہ خراب ہوگئی ہے جسے صاف ستھرا بنانے میں وہ مسائل ومشکلات سے دوچار ہیں۔

☆ مجلس عاملہ کے اس اجلاس کا احساس ہے کہ دن بدن بڑھتی بے روزگاری، روزمرہ استعمال کی چیزوں واشیائے خوردونوش میں بے تحاشہ اضافہ، کالا بازاری، جمع خوری وطن عزیز کے سنگین مسائل ہیں جن پر قابو پائے بغیر ملک کی ترقی اورعوام کی خوش حالی ممکن نہیں لہٰذا یہ اجلاس حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ان عوامی مسائل کی جانب توجہ دیں اور ان کے حل کے لیے موثر اقدامات کریں۔

☆ شراب ودیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال صحت انسانی کے لیے ہی ضرررساں نہیں بلکہ اس سے مال کی بربادی، گھریلو تشدد اور بسا اوقات قتل وغارت گری تک کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔لہٰذا مجلس عاملہ کا یہ اجلاس تمام حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ شراب نوشی اور دیگر منشیات پر پابندی عائد کردیں تاکہ جان ومال اخلاق وکردار سب کے لیے یکساں نقصان دہ اس لعنت سے سماج ومعاشرے کو نجات حاصل ہو۔

☆ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس چودھویں ریفریشر کورس برائے ائمہ ودعاۃ ومعلمین کے انعقاد کا خیر مقدم کرتا ہے اور اسے جمعیت کے اہم کارناموں میں شمار کرتے ہوئے ذمہ داران کی بھرپور ستائش کرتا ہے ساتھ ہی اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہے کہ اس سے پورے ملک میں بیداری کی نئی لہر دوڑ گئی ہے۔شرکاء اس سے مستفید ہوکر اپنے اپنے علاقوں میں دعوت وتعلیم کے مشن کو بہتر طور پر انجام دے رہے ہیں اور سماج ومعاشرہ اس کے مثبت اثرات سے مستفید ہورہا ہے۔

☆ قضیہ فلسطین دنیا کے قدیم ترین قضیوں میں سے ہے جس کے حل کے لیے اب تک کوئی ایماندارانہ اور ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی ہے۔لہٰذا مجلس عاملہ کا یہ اجلاس فلسطین میں اسرائیل کی ظالمانہ کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے اقوام عالم خصوصا اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس قضیہ کے حل کے لیے مناسب اور مؤثر اقدامات کریں تاکہ فلسطینیوں کے حقوق کا تحفظ اور اسرائیل کی ظالمانہ وجارحانہ کارروائیوں پر قدغن لگائی جاسکے اور خطے میں امن وامان جاری رکھنے کی اپیل کرتا ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب امیر اور ہندوستان کی معروف دینی دانشگاہ دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے ناظم ڈاکٹر سید عبدالعزیز سلفی صاحب، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر اور دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم معروف عالم دین مولانا رابع حسنی ندوی، جامعہ سلفیہ بنارس (مرکزی دارالعلوم) کے استاذ مولانا عبدالقیوم مدنی صاحب، جامعہ محمدیہ ڈابھاکینڈ کے سابق ناظم اور جھارکھنڈ کے معروف عالم دین مولانا مفتی محمد جرجیس سلفی صاحب، دارالعلوم شیشہنیا الیدہ پور کے استاذ صاحب طرز خطیب مولانا غیاث الدین سلفی، معروف قانون داں ظفریاب جیلانی صاحب، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق امیر شہرت یافتہ سیرت نگار اور عالمی علمی اور تحقیقی شخصیت شیخ صفی الرحمن مبارکپوری کی اہلیہ محترمہ، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق نائب امیر ڈاکٹر رضاء اللہ مبارکپوریؒ کے پھوپھی زاد الحاج عبدالحنان املوی، معروف مخیرّ ومحسن جماعت جماعت جناب احسان اللہ صاحب باوٹا کے ماموں زاد بھائی پیر جی احمد اللہ صاحب، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے رکن مجالس عاملہ وشوریٰ و نائب امیر صوبائی جمعیت اہلحدیث بہار مولانا خورشید عالم مدنی صاحب کی اہلیہ محترمہ، شہری جمعیت اہل حدیث حیدرآباد وسکندرآباد کے امیر مولانا محمد شفیق عالم خان جامعی صاحب کے بڑے داماد عزیزم نعیم آفندی، شیخ العرب والعجم استاذ الاساتذہ سند العلماء بقیۃ السلف مولانا محمد اعظمی صاحب، ضلعی جمعیت اہلحدیث صاحب گنج کے امیر معروف عالم دین مولانا مفتی عبدالعزیز حقانی صاحب، جامعۃ الفلاح اور جامعۃ المفلحات کے صدر محسن ومخیرّ جماعت جناب محمد بن شریف یمانی صاحب کے جواں سال داماد جناب ناصر بن حسین شرعابی صاحب، ناظم عمومی کے خسر جناب محمد تحسین صاحب وغیرہم کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، ان کی خدمات کو قبول کرے، پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور جمعیت وجماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆

رپورٹ: ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی
کنوینر دورہ تدریبیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام چودہواں ۸/روزہ آل انڈیا ریفریشر کورس برائے ائمہ، دعاۃ ومعلمین بحسن وخوبی اختتام پذیر

☆ ملک کی تقریباً تمام صوبائی جمعیات کے نمائندہ ائمہ، دعاۃ ومعلمین نے شرکت کی۔ ☆ اکابر علمائے کرام، دانشوران ملک وملت، ماہرین تعلیم وتربیت، سماجیات اور قانون کے ۲۷/محاضرے ہوئے۔ ☆ ورکشاپ اور ادبی وثقافتی مجالس کا انعقاد عمل میں آیا۔☆ شرکاء نے ''عقیدۂ توحید کی اہمیت وضرورت'' کے عناوین پر مقالات بھی لکھے اور منتخب سورتوں اور مجموعہ احادیث کے حفظ واعادہ اور ماثور دعاؤں اور اذکار کا اہتمام کیا۔☆ اختتامی اجلاس میں علمائے کرام، مؤقر اراکین عاملہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دانشوران عظام اور ملی وسماجی تنظیموں کے ذمہ داران ونمائندگان نے شرکت کی، خطاب کیا اور ذمہ داران مرکزی جمعیت اہل حدیث خصوصاً امیر محترم فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کو دورۂ تدریبیہ کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے اسے وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کی خصوصی توفیق ومدد، امیر محترم فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کی شبانہ روز مساعی جمیلہ فکرمندی اور مخلصانہ رہنمائی، ذمہ داران وکارکنان کی کاوشوں اور احباب جماعت کے تعاون سے دعوت وارشاد، تعلیم وتربیت، نشرواشاعت، علم وتحقیق، افتاء، احصائیات، تعمیرات، قومی وملی امور اور رفاہ عامہ کے میدانوں میں متنوع خدمات انجام دے رہی ہے اور نامساعد حالات کے باوجود حرکت وعمل کا یہ قافلہ جانب منزل تیز گام ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام چودہواں آٹھ روزہ دورہ تدریبیہ برائے ائمہ، دعاۃ، معلمین اسی سلسلہ دینیہ کا ایک مبارک تسلسل ہے جو گزشتہ ماہ ۱۷ تا ۲۴/ستمبر ۲۰۲۳ء مطابق یکم تا ۸/ربیع الاول ۱۴۴۵ھ اہل حدیث کمپلیکس اوکھلائی دہلی میں منعقد ہوا۔

دورۂ تدریبیہ کا اعلان: دورۂ تدریبیہ کے انعقاد کے فیصلے کے ساتھ ہی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے جرائد ورسائل؛ پندرہ روزہ جریدہ ترجمان (اردو) ماہنامہ اصلاح سماج (ہندی) اور ماہنامہ دی سمپل ٹروتھ (انگریزی) کے علاوہ سوشل میڈیا پر دورے کا اعلان کر دیا گیا۔

صوبائی جمعیات اہل حدیث کے ذمہ داران کو ٹیلیفون کے ذریعہ دورہ کے انعقاد کی اطلاع: بعدازاں صوبائی جمعیات اہل حدیث کو بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دی گئی کہ مورخہ ۱۷ تا ۲۴/ستمبر ۲۰۲۳ء مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام چودہواں آٹھ روزہ آل انڈیا ریفریشر کورس برائے ائمہ ودعاۃ ومعلمین کا انعقاد ہو رہا ہے اس لئے اس میں شرکت کے لئے اپنی اپنی صوبائی جمعیات سے دو ائمہ دعاۃ ومعلمین کو نامزد کر کے ان کی تفصیلات مرکز کو جلد از جلد ارسال کریں۔ صوبائی جمعیات کی طرف سے یہ ٹیلی فونک رابطے متعدد بار کئے گئے تا آنکہ ان کی اکثریت نے اپنے نمائندگان کی فہرست ارسال فرمائی۔ فجزاہم اللہ خیرا

صوبائی جمعیات کے نام ائمہ دعاۃ ومعلمین کی نامزدگی کے لئے خطوط: صوبائی جمعیات کو ٹیلی فونک اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ خطوط بھی لکھے گئے اور ان سے گزارش کی گئی کہ جلد از جلد اپنی صوبائی جمعیات سے نمائندگان کی ترشیح فرمائیں۔

واٹس ایپ گروپ کی تشکیل: دورہ تدریبیہ سے متعلق شرکاء کو وقتاً فوقتاً ہدایات دینے اور رہنمائی کرنے کے لئے ''الدورۃ التدریبیۃ للأئمۃ والدعاۃ والمعلمین ۲۰۲۳ء'' کے نام سے ایک واٹس ایپ گروپ کی تشکیل عمل میں آئی اور اس میں صوبائی جمعیات کے تمام نامزد ائمہ دعاۃ ومعلمین کو شامل کیا گیا اور وقتاً فوقتاً دورے سے متعلق ان کو اپڈیٹ کیا جاتا رہا۔ اور معلومات فراہم کی جاتی رہی۔

محاضرین کے نام خطوط: دورہ تدریبیہ کے اعلان کے ساتھ ہی ملک کے اہم ماہر وموثر ومتنوع امتیازات ومہارات کی مالک شخصیات کی فہرست پر نظر ڈالنے اور مشورہ کرنے کے لئے محاضرین کی لسٹ کو آخری شکل دی گئی اور ان کے نام خطوط ارسال کئے گئے اور ان سے ٹیلی فونک رابطے کر کے ان کے ایام اور اوقات کی تعیین کے ساتھ ان کی منظوری لی گئی۔

اختتامی پروگرام میں شرکت کے لئے ملی

تنظیموں کے ذمہ دران اور اہم شخصیات کے نام خطوط: اس ۸/روزہ دورہ تدریبیہ کے اختتامی اجلاس کے سلسلے میں طے پایا تھا کہ وہ مورخہ ۲۴/ستمبر کو بعد نماز مغرب منعقد ہوگا۔ چنانچہ اس پروگرام میں شرکت کے لئے تاریخ انعقاد کی تاریخ کے ساتھ ہی بعض ملی تنظیموں کے ذمہ داران اور اہم شخصیات کے نام خطوط لکھے گئے اور ان کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے ان سے ٹیلی فونک رابطے بھی کئے گئے۔

دورہ تدریبیہ کی تیاریاں: دورہ تدریبیہ کے اعلان کے ساتھ ہی انتظامی امور سے متعلق ذمہ داران سے میٹنگیں ہوئیں اور ان کی ہدایات کے مطابق پروگرام کے انعقاد اور ائمہ ودعاۃ ومعلمین کے طعام وقیام اور راحت رسانی کے لئے تیاریاں شروع کردی گئیں۔ اس موقع پر ان کے لئے بیڈ، گدے، چاندنی اور تکیے اور کراکری وغیرہ کی خریداری بھی عمل میں آئی۔

شرکاء کی آمد: چونکہ شرکائے دورہ تدریبیہ کو تاکید کی گئی تھی کہ وہ دورہ تدریبیہ کے انعقاد سے ایک دن قبل ہی مقام انعقاد اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا نئی دہلی پہنچ جائیں، تاکہ دورہ کا آغاز بروقت ممکن ہوسکے۔ چنانچہ اس حوالے سے شرکائے دورہ کے اندر کافی جوش وخروش کا مشاہدہ ہوا۔ مقام شکر ہے کہ بعض شرکاء تو دو روز قبل ہی اہل حدیث کمپلیکس پہنچ گئے جبکہ بقیہ شرکاء ۱۷/ستمبر کی صبح تک حاضر ہوگئے۔

دورۂ تدریبیہ کے آغاز کے سلسلے میں پریس ریلیز کا اجراء: دورہ تدریبیہ کے آغاز سے ایک دن قبل مورخہ ۱۶/ستمبر ۲۰۲۳ء کو ذرائع ابلاغ کے نام پریس ریلیز جاری کرکے اطلاع دی گئی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام حسب سابق امسال بھی ائمہ، دعاۃ ومعلمین کی تربیت وٹریننگ کے لیے مورخہ ۱۷/تا ۲۴/ستمبر ۲۰۲۳ء مطابق یکم تا ۸/ربیع الاول ۱۴۴۵ھ، بمقام اہل حدیث کمپلیکس، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی چودہواں آل انڈیا دورۂ تدریبیہ (ریفریشر کورس) برائے ائمہ، دعاۃ ومعلمین منعقد ہورہا ہے جس میں پورے ملک سے ائمہ، دعاۃ ومعلمین شریک ہورہے ہیں۔ اس ریفریشر کورس کا حسن آغاز کل مورخہ ۱۷/ستمبر ۲۰۲۳ء، اتوار کو صبح ۸/بجے ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ اس ریفریشر کورس میں ملی اتحاد، مسلکی اعتدال، اسلامی وسطیت ومیانہ روی، مذہبی رواداری، قومی یک جہتی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور امن وانصاف کے قیام، دہشت گردی وتشدد کے خاتمہ، آبی وفضائی آلودگی سے تحفظ شجرکاری کے دینی ودنیوی فوائد اور اسلامی تعلیمات میں ائمہ، دعاۃ ومعلمین کے کردار وغیرہ اہم دینی وسماجی موضوعات پر ماہرین کے محاضرے ہوں گے۔ تاکہ یہ ائمہ، دعاۃ اور معلمین یہاں سے ٹریننگ حاصل کرکے نئی نسل کو ان سب اقدار وتعلیمات کی تربیت کرسکیں۔

اس پریس ریلیز میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اس ریفریشر کورس کی اہمیت وضرورت اور معنویت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تدریب وٹریننگ انسانی زندگی کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس سے صلاحیتوں میں نکھار آتا ہے، فعالیت میں اضافہ ہوتا ہے اور میسر وسائل کو منظم طور پر احساس ذمہ داری کے ساتھ استعمال کرکے قوم وملت اور انسانیت کی خدمت کا سلیقہ ماہرین سے سیکھنے کو ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی ہر مہذب قوم ہر شعبہ حیات میں تدریب وٹریننگ کو لازمی قرار دیتی ہے۔ دعوت الی اللہ، اصلاح معاشرہ، خدمتِ انسانیت اور نئی نسل کی دینی تعلیم وتربیت جو کہ ایک عظیم کام اور ذمہ داری ہے وہ اس بات کی زیادہ متقاضی ہے کہ اس سے وابستہ علماء ودعاۃ، ائمہ اور معلمین کو تدریب وٹریننگ کے مرحلہ سے بہر طور گزارا جائے تاکہ مؤثر طور پر دعوت واصلاح، تعلیم وتربیت اور خدمت انسانیت کا فریضہ انجام دیا جاسکے۔

امیر محترم نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہر سال ائمہ، دعاۃ ومعلمین کی تدریب وٹریننگ کا بالالتزام اہتمام کرتی ہے جس میں پورے ملک سے ائمہ، دعاۃ ومعلمین شریک ہوکر اکابر علمائے کرام، دینی وعصری جامعات کے موقر اساتذہ اور مختلف شعبہ حیات کے ماہرین کے علم وتجربے سے استفادہ کرکے سماج ومعاشرہ اور ملک وملت کی تعلیم وتربیت، اصلاح اور خدمت میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔

دورہ تدریبیہ کا حسن آغاز اور افتتاحی اجلاس کا انعقاد: حسب اعلان دورہ تدریبیہ کا حسن آغاز مورخہ ۱۷/ستمبر ۲۰۲۳ء کو صبح ۹/بجے اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا میں افتتاحی اجلاس کے انعقاد سے ہوا۔ جو ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں صدارتی خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب حفظہ اللہ نے کہا کہ بنی آدم ایک جسم کے اعضاء کی طرح ہیں۔ ان کے درمیان علاقائی، مذہبی اور لسانی بنیادوں پر تفریق درست نہیں ہے۔ ملی اتحاد، مسلکی اعتدال، اسلامی وسطیت ومیانہ روی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور امن وانصاف کا فروغ ائمہ، دعاۃ ومعلمین کا فریضہ اور وظیفہ ہے۔ یہ ائمہ ومعلمین اور مصلحین کتاب وسنت اور منہج سلف کی روشنی میں ملک ومعاشرہ میں انہی قدروں کو پروان چڑھاتے ہیں، دوسروں کو زیور تعلیم وتربیت سے مزین کرنے کے لیے شب وروز مساعی صرف کرنے کے ساتھ وہ اپنی اصلاح، تعلیم وتربیت اور تزکیہ کے لیے ہمہ وقت فکر مند رہتے ہیں اور یہ بایں ہمہ علم وفضل کے تدریب وٹریننگ اور ریفریشر کورس میں والہانہ اور بصد ذوق وشوق شریک ہوتے ہیں۔

امیر محترم نے کہا کہ آج ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم اپنے نفس کے بجائے اوروں کا محاسبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اصلاح کی جگہ فتنہ وفساد رونما ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت میں احتساب نفس پر زور دیا گیا ہے۔ امیر محترم نے اپنے خطاب میں دورہ تدریبیہ میں پورے ملک سے آئے ہوئے ائمہ ودعاۃ ومعلمین اور ان کو دورہ کے لیے نامزد کرنے والی صوبائی جمعیات اہل حدیث کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ حضرات کا اپنے گھر میں خیر مقدم ہے۔ امیر محترم نے اس موقع پر تمام ذمہ داران جمعیت ودیگر معززین کا بھی شکریہ ادا کیا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب نے افتتاحی خطاب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کی جمعیت کے کاز کے تئیں شبانہ روز مساعی اور ایثار وقربانی کا تذکرہ کرتے

ہوئے اس دورہ تدریبیہ کو ان کی جہود مخلصہ اور پیہم فکرمندیوں کا ایک ادنی مظہر قرار دیا اور کہا کہ دعاۃ و معلمین کو مطلوبہ صفات واخلاق سے آراستہ ہونا چاہئے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سرپرست اور جامعہ ابو ہریرہ الاسلامیہ لال گوپال گنج کے مؤسس ورئیس اور عالم اسلام کی معتبر علمی و تحقیقی شخصیت ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار فریوائی صاحب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو دورہ تدریبیہ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی اور کہا کہ دعوت و اصلاح کے کاموں میں استقامت ضروری ہے۔اس طرح کے پروگراموں سے نہ صرف سیکھنے کا بلکہ ایک دوسرے کے تجربات اور ایک دوسروں کے احوال وضروریات کو جاننے کا بھی موقع ملتا ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز صاحب نے اپنے کلمات تشکر میں تمام ذمہ داران، معززین اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی متنوع دینی، دعوتی، تعلیمی، علمی، تحقیقی، قومی، ملی، رفاہی اور انسانی خدمات کا تذکرہ کیا اور کہا کہ یہ سب امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کی مبارک کوششوں اور مسلسل فکرمندیوں کا ثمرہ ہیں اور یہ دورہ تدریبیہ اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب ناظم حافظ محمد یوسف صاحب نے دورہ تدریبیہ کی اہمیت وضرورت بیان کرتے ہوئے کہا کہ علماء وائمہ اپنی شخصیت کی تعمیر و تشکیل پر دھیان دیں اور پریشانیوں سے بددل نہ ہوں۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شعبہ اردو کے پروفیسر ڈاکٹر ندیم احمد صاحب نے دورہ تدریبیہ کو وقت کی بڑی ضرورت قرار دیتے ہوئے ذمہ داران خصوصا امیر محترم کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ علماء احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔علماء قوم وملت کا قیمتی اثاثہ ہیں۔وہ خود کو زمانے کے تقاضوں سے ہم آہنگ کریں۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے جنرل سکریٹری سید تحسین احمد صاحب نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مختلف محاذوں پر جو کام کر رہی ہے وہ قابل تعریف ہے۔اہل حدیث علماء مختلف تنظیموں میں جس طرح حکیمانہ انداز میں مل جل کر کام کر رہے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔اس دورہ کے انعقاد پر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مفتی مولانا جمیل احمد مدنی صاحب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند خصوصا موجودہ قیادت کو دورہ تدریبیہ اور وقتا فوقتا دیگر پروگراموں کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ علماء حکمت کے ساتھ اصلاح و تربیت کا فریضہ انجام دیں۔

ماہنامہ اصلاح سماج کے ایڈیٹر حافظ محمد طاہر سلفی صاحب نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کا اس دورہ تدریبیہ کے انعقاد پر شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کی قیادت میں جمعیت نے مختلف دعوتی و تربیتی اور رفاہی میدانوں میں فتوحات حاصل کی ہیں۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کے امیر مولانا عبدالستار سلفی صاحب نے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب و دیگر ذمہ داران کو دورے کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ طلب علم مشقتوں سے عبارت ہے۔

المعہد العالی کے استاذ مولانا عزیز احمد مدنی صاحب نے دورہ تدریبیہ کی اہمیت و ضرورت اور معنویت بیان کرتے ہوئے کہا کہ علماء کو اسلام کی صحیح دعوت مناسب اسلوب میں پیش کرنی چاہئے۔

دورہ تدریبیہ کے کنوینز اور ناظم اجلاس ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے تمام شرکاء کا استقبال کیا اور دورہ تدریبیہ کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے ملک میں سب سے پہلے باضابطہ دورہ تدریبیہ برائے ائمہ، دعاۃ و معلمین کے سلسلہ کا آغاز کیا۔اس چودھویں دورے میں بھی پورے ملک سے ائمہ دعاۃ و معلمین شریک ہیں۔جس میں معاشرے کی اصلاح کے ساتھ ساتھ نونہالان قوم کو صالح بنیادوں پر پروان چڑھانے کی اہمیت وضرورت جیسے موضوعات کے ساتھ ساتھ آلودگی سے تحفظ اور شجرکاری، پانی کا تحفظ خدمت خلق کیوں اور کیسے؟ ملکی قوانین اور ائمہ ودعاۃ کی ذمہ داریاں، مسلم معاشرہ اور میڈیا، ادب و معاشرہ اور امن وشانتی کے قیام اور دہشت گردی کے خاتمے میں ائمہ مدارس کے کردار وغیرہ موضوعات پر بھی محاضرے ہوں گے۔

پروگرام کا آغاز مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام چل رہے اعلیٰ تعلیمی و تربیتی ادارہ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ کے طالب علم عدنان احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔اس اجلاس میں آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے سکریٹری انجینئر شمس الضحیٰ صاحب، انجینئر قمر الزماں صاحب، ایاز تقی صاحب اور ڈاکٹر عبدالواسع تیمی صاحب استاذ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ وغیرہ اہم شخصیات بھی شریک تھیں۔

تعارفی اجلاس کا انعقاد: افتتاحی اجلاس کے معاً بعد اور دورہ تدریبیہ میں سلسلہ محاضرات کے آغاز سے قبل مورخہ ۱۷ ستمبر ۲۰۲۳ء کو گیارہ بجے صبح کنوینز دورہ ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی کے زیر نگرانی تعارفی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں تمام شرکاء نے اپنا تعارف پیش کرنے کے ساتھ اپنے علاقے کی دعوتی و تعلیمی اور سماجی صورت حال پر بھی روشنی ڈالی۔اسی اجلاس میں شرکاء کے مابین مصحف، مذکرہ احادیث، نوٹ پیڈ، قلم وغیرہ کی تقسیم عمل میں آئی۔ساتھ ہی ان کو دورہ تدریبیہ کی آٹھ روزہ سرگرمیوں کے بارے میں بھی مطلع کیا گیا۔

سلسلہ محاضرہ کا آغاز:

۱۷ ستمبر ۲۰۲۳ء، اتوار

پہلا لکچر: بعد نماز عصر

سلسلہ محاضرہ نمبر: (۱)

موضوع: طائفہ منصورہ کی پہچان اور مختلف ادوار میں اس کا تسلسل (۱)

محاضر: ڈاکٹر عبدالرحمن پریوائی صاحب،

سابق پروفیسر جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض

دوسرا لیکچر: بعد نماز مغرب

سلسلہ محاضرہ نمبر: (۲)

موضوع:: طائفہ منصورہ کی پہچان اور مختلف ادوار میں اس کا تسلسل (۲)
محاضر: ڈاکٹر عبدالرحمٰن پریوائی صاحب، سابق پروفیسر جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض

۱۸ر ستمبر ۲۰۲۳، سوموار

پہلا محاضرہ : ۹ر بجے صبح
سلسلہ محاضرہ نمبر :(۳)
موضوع: سیرت نبوی کا مطالعہ کیوں اور کیسے؟
محاضر : ڈاکٹر ارشد فہیم الدین مدنی صاحب، استاذ جامعہ امام ابن تیمیہ، بہار
سلسلہ محاضرہ نمبر :(۴)
دوسر محاضرہ :۱۱ر بجے صبح
موضوع: :تدریس کا جدید اسلوب
محاضر : پروفیسر ریاض احمد صاحب، پرنسپل، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، مانو سیٹیلایٹ کیمپس، نوح، ہریانہ
تیسرا محاضرہ :بعد نماز عصر
سلسلہ محاضرہ نمبر :(۵)
موضوع: :مضمون و ترجمہ نگاری کے اصول ومبادی
محاضر :پروفیسر رضوان الرحمٰن صاحب، سابق صدر شعبہ عربی جے این یو، نئی دہلی
چوتھا محاضرہ: بعد نماز مغرب
سلسلہ محاضرہ نمبر :(۶)
موضوع: :تعلیمی ورفاہی ادارہ جات کی تنظیم وادارت اور طریقہ کار
محاضر: الحاج وکیل پرویز صاحب، ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

۱۹ر ستمبر ۲۰۲۳، منگل

پہلا محاضرہ :۹ر بجے صبح
سلسلہ محاضرہ نمبر :(۷)
موضوع: :خارجیت کے مظاہر اور اس کا علاج
محاضر :مولانا انصار زبیر محمدی صاحب، ڈائرکٹر اسلامک فقہ کونسل آف انڈیا، ممبئی
دوسر محاضرہ :۱۱ر بجے صبح
سلسلہ محاضرہ نمبر :(۸)
موضوع: :دعوت الی اللہ کے وسائل واسالیب
محاضر :مولانا عزیز احمد مدنی صاحب، استاذ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ، نئی دہلی
تیسرا محاضرہ : بعد نماز عصر

سلسلہ محاضرہ نمبر :(۹)
موضوع: :افتاء کی ضرورت اور اس کے بنیادی اصول
محاضر :مولانا مفتی جمیل احمد مدنی صاحب، استاذ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ، نئی دہلی
چوتھا محاضرہ :بعد نماز مغرب
سلسلہ محاضرہ نمبر :(۱۰)
موضوع: :آلودگی سے تحفظ اور شجر کاری - اہمیت وضرورت
محاضر :مولانا انصار زبیر محمدی صاحب ڈائرکٹر اسلامک فقہ کونسل آف انڈیا، ممبئی

۲۰ر ستمبر ۲۰۲۳، بدھ

پہلا محاضرہ :۹ر بجے صبح
سلسلہ نمبر :(۱۱)
موضوع: :فرق اسلامیہ اور تحریکات، عقائد، سرگرمیاں، نقصانات
محاضر : ڈاکٹر ارشد فہیم الدین مدنی صاحب، استاذ جامعہ امام ابن تیمیہ، بہار
دوسر محاضرہ :۱۱ر بجے صبح
سلسلہ نمبر :(۱۲)
موضوع: :دینی جماعتوں کی سیاسی مشارکت - امکانات - مضرات
محاضر :پروفیسر اختر الواسع صاحب، پروفیسر ایمیریٹس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
تیسرا محاضرہ :بعد نماز عصر
سلسلہ نمبر :(۱۳)
موضوع: :ادب اور معاشرہ
محاضر :پروفیسر شہپر رسول صاحب، سابق صدر شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
چوتھا محاضرہ :بعد نماز مغرب
سلسلہ نمبر :(۱۴)
موضوع: :اخوت ورواداری کے قیام میں ائمہ ومعلمین کا کردار
محاضر :مولانا عبدالاحد مدنی صاحب، استاذ جامعہ ریاض العلوم، جامع مسجد، دہلی

۲۱ر ستمبر ۲۰۲۳، جمعرات

پہلا محاضرہ :۹ر بجے صبح
سلسلہ نمبر :(۱۵)
موضوع: :غلو - اسباب ومضرات
محاضر :مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند
دوسرمحاضرہ :۱۱؍بجے صبح
سلسلہ نمبر :(۱۶)
موضوع: :میڈیا اور مسلم معاشرہ
محاضر: جناب عبدالودود ساجد صاحب،
ایڈیٹر روزنامہ انقلاب، (شمال)
تیسرا محاضرہ : بعد نماز عصر
سلسلہ نمبر :(۱۷)
موضوع: :ہندوستانی مذاہب، عقائد، تعلیمات، اثرات
محاضر :ڈاکٹر جنید حارث صاحب، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز جامعہ ملیہ اسلامیہ،
چوتھا محاضرہ :بعد نماز مغرب
سلسلہ نمبر :(۱۸)
موضوع: :عربی زبان میں ملکہ حاصل کرنے کا طریقہ (تقریر، تحریر، بول چال)
محاضر :پروفیسر شفیق احمد خان ندوی صاحب
سابق صدر شعبہ عربی جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

۲۲؍ستمبر ۲۰۲۳، جمعہ

ورکشاپ :۱۰؍بجے صبح تا ساڑھے ۱۱؍بجے دن
موضوعات :(۱) یک روزہ دعوتی اجلاس کی پلاننگ
(۲) یک روزہ دعوتی اجلاس کے انعقاد کی اخباری رپورٹ،
(۳) ایڈیٹر کے نام مراسلہ
(۴) فرقہ وارانہ فسادات پر پریس ریلیز
نگراں: ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی میڈیا کوآرڈینیٹر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
پہلا محاضرہ : بعد نماز عصر
سلسلہ نمبر :(۱۹)
موضوع: :علوم القرآن، اہمیت، ضرورت، منہجیت
محاضر :مولانا ریاض احمد سلفی صاحب،
نائب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند
دوسرا محاضرہ :بعد نماز مغرب
سلسلہ نمبر :(۲۰)
موضوع: :کامیاب مدرس کی خصوصیات
محاضر :پروفیسر نعیم الحسن اثری صاحب
سابق صدر شعبہ عربی دہلی یونیورسٹی

۲۳؍ستمبر ۲۰۲۳، سنیچر

پہلا محاضرہ :۹؍بجے صبح
سلسلہ نمبر :(۲۱)
موضوع: :اصلاح معاشرہ میں ائمہ مساجد کا کردار
محاضر: مولانا محمد علی مدنی صاحب، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار
دوسرمحاضرہ :۱۱؍بجے صبح
سلسلہ نمبر :(۲۲)
موضوع: :داعی کے اوصاف
محاضر :مولانا ذکی احمد مدنی صاحب، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال
تیسرا محاضرہ : بعد نماز عصر
سلسلہ نمبر :(۲۳)
موضوع: :امن وشانتی کے قیام میں ائمہ ومعلمین کا کردار
محاضر: مولانا ریاض احمد سلفی صاحب
شیخ الجامعہ، جامعہ ابوہریرہ الاسلامیہ، لال گوپال گنج، یوپی
چوتھا محاضرہ :بعد نماز مغرب
سلسلہ نمبر :(۲۴)
موضوع: :اصلاح معاشرہ - اہمیت وضرورت
محاضر: مولانا اظہر مدنی صاحب، ڈائریکٹر اقراء گرلس انٹرنیشنل اسکول، نئی دہلی

۲۴؍ستمبر ۲۰۲۳، اتوار

پہلا محاضرہ :۹؍بجے صبح
سلسلہ نمبر :(۲۵)
موضوع: :علوم حدیث۔ اہمیت، ضرورت، منہجیت
محاضر :مولانا عزیز احمد مدنی صاحب
استاذ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ
دوسرمحاضرہ :۱۵-۱۰؍بجے صبح
سلسلہ نمبر :(۲۶)
موضوع: :ثوابت دین اور متغیرات کی تحدید
محاضر :مولانا جمیل احمد مدنی صاحب
استاذ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ
تیسرا محاضرہ :۱۱؍بجے صبح
سلسلہ نمبر :(۲۷)
موضوع: :ہندوستانی مسلمانوں کے جمہوری حقوق اور مساجد ومدارس کا تحفظ
محاضر :جناب ایڈوکیٹ فہیم خان صاحب، دہلی ہائی کورٹ

اختتامی اجلاس: دورۂ تدریبیہ کا اختتامی اجلاس مورخہ ۲۴؍ستمبر ۲۰۲۳ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی میں نہایت باوقار انداز میں منعقد ہوا جس میں مؤقر اراکین ومدعوئین خصوصی مجلس عاملہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، اور متعدد مقتدر دینی، ملی، علمی اور سماجی شخصیات شریک ہوئیں اور خطاب فرمایا اور دورہ تدریبیہ کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی اور اسے وقت کی بڑی ضرورت قرار دیا۔اس اجلاس میں صدارتی خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ نے سب سے پہلے شرکاء اجلاس کا استقبال کیا اور شکریہ ادا کیا۔سعودی سفارتخانہ سے آئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور سعودی عرب کے خدمات دین وانسانیت کی تعریف کی اور فرمایا کہ علماء کرام، انبیاء علیہم السلام کے وارثین ہیں اور جس طرح انبیاء کرام خاص طور پر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کے راستے میں پریشانیاں برداشت کرکے انسانیت کی خدمت کی وہ ان کے لیے اسوہ ونمونہ ہیں۔رواداری، یکجہتی باہمی اخوت وبھائی چارگی، غمگساری مؤمن کی صفات ہیں اس کے دل میں وسعت وکشادگی ہونی چاہیے اور جہاں بھی رہے انسانیت دوستی کا ثبوت دینا چاہیے۔ہم تکثیری معاشرے میں رہتے ہیں ہمیں اپنے پڑوسیوں، ہموطنوں کا خیال رکھنا چاہیے اور اس میں کسی بھی قسم کی تنگ نظری سے احتراز کرنا چاہیے۔ہندو مسلم سکھ عیسائی آپس میں سب بھائی بھائی کے شعار کو مضبوطی سے تھامے رکھنا چاہیے۔

امیر محترم نے اپنے خطاب میں حاضرین اجلاس خصوصا ذمہ داران مرکزی وصوبائی اور ذیلی جمعیات اہل حدیث اور ملی تنظیمات، دورے کے موقر محاضرین، کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک سے دورے میں شریک ائمہ، دعاۃ اور معلمین اور کارکنان جمعیت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت نے ہمیشہ خیر امت کا کردار ادا کیا ہے اور انسانیت کی فلاح وبہبود کے مقصد کو سرفہرست رکھا ہے۔اس نے تنگ نظری، تشدد، دہشت گردی کے خلاف سب سے پہلے آواز اٹھائی اور مضبوطی کے ساتھ اس کا تعاقب کیا۔شرکاء دورہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کتاب وسنت کا مطالعہ کیجیے اسلاف کی سیرت کو پڑھیے اور انہیں اپنے لیے اسوہ وقدوہ بنائیے۔آپ نے جو کچھ یہاں سیکھا ہے اس سے قوم وملت کو مستفیض فرمائیے۔یہ آپ کی منصبی ذمہ داری ہے۔

مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے ائمہ، دعاۃ ومعلمین کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ آپ نے جس دلجمعی کے ساتھ دورہ سے استفادہ کیا ہے اس کے لیے نہ صرف آپ حضرات بلکہ مدارس کے ذمہ داران بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔آپ اپنے آپ کو ہمیشہ طالب علم سمجھیں اور علم سیکھنے کا سلسلہ جاری رکھیں۔ہمیں تعلیم کے ساتھ تربیت پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ہمارے علماء دن میں دعوت وتعلیم کا فریضہ انجام دیتے تھے اور رات کو شب بیداری کرتے تھے۔آپ بھی شب بیداری کو اپنی عادت بنائیں، اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں اور دین کی سربلندی کو اپنا شیوہ بنائیں۔

نائب ناظم مولانا ریاض احمد سلفی صاحب نے اپنے افتتاحی کلمات میں ذمہ داران جمعیت نیز شرکاء دورہ کو مبارک باد پیش کی اور مرکزی جمعیت کی ہمہ جہت خدمات کا ذکر کیا، نیز کہا کہ یہ دورہ جمعیت کی خدمات ونشاطات کا اہم حصہ ہے۔اس کے دوررس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔اس میں بہت ہی اہم علماء کرام اور ماہرین فن نے قیمتی محاضرے دیے ہیں اور آپ حضرات کو مستفید فرمایا ہے۔انہوں نے امیر مرکزی جمعیت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، ناظم عمومی مولانا ہارون سنابلی اور ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز صاحبان کو دورہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور شکریہ ادا کیا۔

معروف دانشور پروفیسر اختر الواسع صاحب پروفیسر ایمیریٹس جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی نے سب سے پہلے امیر محترم کا اس پروگرام کے انعقاد کے لیے شکریہ ادا کیا، مسلسل ۱۴ سالوں سے اسے منعقد کرتے رہنے پر مبارکباد پیش کی اور اس میں اپنی حاضری کو خوش نصیبی سے تعبیر کیا۔انہوں نے کہا کہ ہم تکثیری سماج کا حصہ ہیں مل جل کر رہیں اور لڑائی جھگڑے سے اجتناب کریں اور جو لوگ اسلام کی تصویر بگاڑنے کی کوشش کررہے ہیں ان کو اس کا جواب دینا چاہیے۔انہوں نے پروگرام میں کمپیوٹر کی تعلیم کی تجویز بھی پیش کی چاہے اس کے لیے مدت میں اضافہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے سابق صدر نوید حامد صاحب نے امیر محترم کو اس دورہ کے انعقاد پر صمیم قلب سے مبارکباد پیش کی اور اس کی افادیت کے پیش نظر خواہش ظاہر کی کہ کاش ہم بھی اس پروگرام کا حصہ ہوتے۔انہوں نے پروگرام میں دعوت شرکت پر امیر محترم کا شکریہ ادا کیا نیز کہا کہ جو لوگ اس میں شریک ہوئے ہیں وہ ہمارے روشن مستقبل کی ضمانت ہیں۔

مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی صاحب صدر شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، دہلی نے سب سے پہلے امیر محترم کی خدمت میں اس پروگرام کے انعقاد کے لیے ہدیہ تہنیت وتشکر پیش کیا اور شرکاء دورہ کو اقتباسات کی تحقیق کا اہتمام کرنے کی نصیحت کی اور کہا کہ جس موضوع پر بھی لکھیں اصل کتاب کا مطالعہ کرکے تقریر یا تحریر کا اہتمام کریں۔

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز ڈاکٹر جنید حارث صاحب نے اپنے مختصر تاثراتی کلمات میں ذمہ داران جمعیت کو مبارکباد پیش کرنے اور شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا: یہ سچ ہے کہ آج اسلام کا کیس مضبوط اور وکیل کمزور جبکہ غیروں کا کیس کمزور اور وکیل مضبوط ہے۔اگر ہم نے اصلاح کا کام نہیں کیا تو آئندہ نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔

ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سینٹر کے صدر مولانا محمد رحمانی صاحب نے کہا کہ یہ مجلس اگرچہ چھوٹی ہے لیکن اس میں ملک کے چیدہ چیدہ لوگ ہیں۔ہمیں مسئولیت پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ کتنے بھی بڑے منصب پر فائز ہوجائیں وہ امت سے جڑے رہیں اور اخلاص کے ساتھ قرآن وسنت کی خدمت کریں اور اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔

انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کے صدر سراج الدین قریشی صاحب نے اس پروگرام کے انعقاد اور دعوت شرکت پر ذمہ دارن جمعیت کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ہمیں ایک

دوسرے کا ساتھ دینا چاہیے۔اتنی بڑی تعداد ہونے کے باوجود ہمارا کوئی مقام نہیں ہے۔ہمیں اس پروگرام سے سیکھنا چاہیے۔ہم قوم وملت کا نام روشن کریں گے۔

پروفیسر عبدالرحمن پریوائی صاحب سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے شرکاء دورہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ دعوت دین کے میدان میں کام کرنے والے حضرات اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ذمہ داری ادا کرنے والوں کو علم، صبر، قوت برداشت، تحمل جیسی صفات سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہے۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے جنرل سکریٹری سید تحسین احمد صاحب نے پروگرام میں شرکت کا موقعہ عنایت کرنے پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ ایک علمی محفل ہے اس کے شرکاء قابل ستائش ہیں۔دورہ کے عنوانات بڑے ہی اہم ہیں۔یہ بڑا اچھا پروگرام ہے اس کے شرکاء واساتذہ بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ہمارے طلبہ بڑے ذہین ہیں ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے کی ضرورت ہے۔

سعودی سفارتخانہ کے مستشار شیخ بدر بن ناصر العنزی حفظہ اللہ نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ میرے لیے یہ بڑے ہی شرف کی بات ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات دین وانسانیت معروف ہیں۔مجھے اس میں شرکت کا موقعہ ملا۔اس کے لیے میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہوں اور شیخ اصغر علی امام مہدی سلفی کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے آپ سے ملاقات کا موقعہ عنایت فرمایا۔دیگر ذمہ داران جمعیت کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے یہ پروگرام مرتب کیا۔انہوں نے مزید کہا کہ بلاشبہ اس طرح کے پاکیزہ وبابرکت پروگرام دعوت کے میدان میں بہت ہی مؤثر کردار ادا کرتے ہیں۔تہذیب وتمدن اور مطلوبہ معلومات سے آراستہ وپیراستہ کرکے حکمت ودانائی کے ساتھ، وسطیت واعتدال سے پر، غلو اور جفا سے پاک، دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دینے میں مد ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔اس سے رحمت ،عدل، رفق جیسی اسلام کی خوبیوں کو اجاگر کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

حافظ محمد عبدالقیوم صاحب نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے ذمہ داران جمعیت کو اس پروگرام کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ مرکزی جمعیت کا یہ پروگرام بڑی ہی اہمیت کا حامل ہے اس سے دعوتی میدان میں کام کرنے والوں کو جہاں بڑا فائدہ ہوتا ہے وہیں اللہ تعالیٰ بھی ان سے راضی ہوتا ہے۔

امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی مولانا عبدالستار سلفی صاحب نے کہا کہ میں دورۂ تدریبیہ کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران اور شرکاء کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے لئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔

امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر مولانا غلام محمد بٹ مدنی صاحب نے کہا کہ ہمارے لئے بڑی خوشی اور شکر کا مقام ہے کہ ہم کو ہمارے قائدین بالخصوص امیر محترم نے ہمیں اس اہم موقع پر ایک اچھے مقصد کے تحت اہل حدیث کمپلیکس میں جمع کیا۔آپ سب مبارکباد کے مستحق ہیں۔انشاء اللہ اس دورے کا اچھا پیغام جائے گا اور ان دعاۃ ومعلمین نے جو کچھ یہاں سیکھا ہے اس کی روشنی میں قوم وملت کی اچھی رہنمائی کریں گے۔

نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر ڈاکٹر عبداللطیف الکندی صاحب نے کہا کہ میں اس دورہ کے انعقاد پر ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مشارکین کو چاہیے کہ جس طرح آٹھ دنوں تک مختلف عناوین پر محاضرے سنے اور تربیت حاصل کی اس کی روشنی میں اپنے علاقوں میں جاکر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا علم بلند کریں۔

امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال مولانا شمیم اختر ندوی صاحب نے کہا کہ میں امیر محترم شیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ ودیگر ذمہ داران اور شرکاء کو صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔آپ لوگ دعوتی عمل میں اسوۂ صحابہ کو نمونہ بنائیں اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں۔

امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آسام مولانا مقصود الرحمن مدنی صاحب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت کا یہ پروگرام بہت اہم ہے صوبائی جمعیتوں کو بھی اس کے انعقاد کا اہتمام کرنا چاہیے۔

امیر صوبائی جمعیت مشرقی یوپی مولانا عتیق الرحمن طیبی صاحب نے ذمہ داران جمعیت کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ شرکائے عزیز آپ اور آپ کے والدین مبارکباد کے مستحق ہیں۔آپ اپنے والدین کی خدمت کریں اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔

امیر صوبائی جمعیت مدھیہ پردیش مولانا عبدالقدوس عمری صاحب نے کہا کہ یہ دورہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ہماری فعال مرکزی قیادت نے نامساعد حالات میں بھی اسے جاری رکھا اس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مرسی ٹی وی کے ڈائریکٹر محمد ظہیر صاحب نے کہا کہ میں مرکزی جمعیت کے ذمہ داران کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میرے لئے اس میں لب کشائی بڑی خوشی اور سعادت کی بات ہے۔

امیر شہری جمعیت حیدرآباد وسکندرآباد مولانا شفیق عالم خان جامعی صاحب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انبیاء کا وارث بنایا اور ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم خوش اسلوبی کے اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں۔

امیر صوبائی جمعیت آندھرا پردیش مولانا فضل الرحمن عمری صاحب نے اپنے تاثراتی خطاب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم اور دیگر ذمہ داران کو دورہ کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ماہرین سے شرکاء کے لئے سیکھنے اور تجربات سے فائدہ اٹھانے کا یہ سنہری موقع تھا۔

ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو وپانڈیچری مولانا عبدالواحد مدنی صاحب نے اس دورہ کی اہمیت وضرورت بیان کرتے ہوئے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی اور شرکاء سے کہا کہ آپ حضرات نے اکابر علماء سے علم حاصل کیا ہے یہ بہت بڑا اعزاز ہے آج کے دور میں علم میں گہرائی کی ضرورت ہے۔

نائب ناظم صوبائی جمعیت جھارکھنڈ مولانا شمس الحق سلفی صاحب نے کہا کہ اللہ

کاشکر ہے۔امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کی قیادت میں ہماری جمعیت گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔یہ دورہ انہی گراں قدر خدمات کا ایک مبارک تسلسل ہے۔اس دورے کے انعقاد وحسن انتظام پر امیر محترم اور دیگر ذمہ داران کومبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جامعہ ریاض العلوم کے ناظم جناب عامر عبدالرشید صاحب نے کہا کہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کا شکرگزار ہوں کہ مجھے اس اہم پروگرام میں شرکت کا موقع ملااللہ تعالیٰ اسے کامیاب بنائے۔

ماہنامہ اصلاح سماج ہندی کے ایڈیٹرمولانا حافظ محمد طاہر سلفی صاحب نے کہا کہ شرکائے دورہ نے مختصروقت میں جوعلم حاصل کیاوہ بے حدمفید ہےاس دورے کے انعقاد پرذمہ داران کودلی مبارک بادپیش کرتا ہوں۔

استاذ الاساتذہ مولاناابوالمکارم ازہری صاحب نے کہا کہ یہ بہت ہی اچھاپروگرام ہے۔اس میں آپ حضرات نےٹریننگ حاصل کی ہے۔اس کافائدہ تبھی ہوگاجب آپ اس پرعمل کریں گے۔میری دعاہے کہ اس طرح کےتربیتی پروگرام آئندہ بھی ہوتے رہیں۔

مولانااقبال محمدی صاحب نے کہا کہ شرکائے عزیز! آپ نے جو کچھ اس دورے میں سیکھاہےوہ آپ کے لئےمشعل راہ ہے۔میں اس کےانعقاد پرذمہ داران کاشکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹرعبدالکریم صاحب (ممبئی) نے کہا آج میدان دعوت میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔یہ پروگرام کافی اہم ہے میں اس کے انعقاد پرامیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی صاحب اوردیگرذمہ داران کومبارکباد پیش کرتا ہوں۔

معروف صحافی جناب اے یوآصف صاحب نے دورہ تدریبیہ کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ دران کومبارکباد پیش کی اوراسے وقت کی بڑی ضرورت قراردیا۔

اس موقع پرشیخ مفتی جمیل احمد مدنی صاحب،استاذ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامی،نئی دہلی شیخ عزیزاحمد مدنی صاحب،مولانا ذکی احمد مدنی صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال،مولانا شہاب الدین مدنی صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہلحدیث مشرقی یوپی، مولانا عبد الغفار عمری صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش، خازن فاروق خان صاحب وغیرہ وغیرہ اہم شخصیات بھی موجود رہیں۔اس موقع پر شرکائے دورہ کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے قاضی مطہر جامعی تلنگانہ نے دورہ کے تئیں شرکاء کے جذبات واحساسات بایں الفاظ بیان کئے:

كلمة الشركاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میر کارواں فضیلۃ الشیخ اصغرعلی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہنداوراسٹیج پرجلوہ افروز موقراراکین عاملہ وعلماء ودانشوران عظام!

اللہ رب العزت کالاکھ لاکھ شکرواحسان ہے کہ مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند کے زیراہتمام چودھواں آل انڈیاریفریشرکورس برائے آئمہ،دعاۃ ومعلمین بتاریخ ۱۷ تا ۲۴ ستمبر ۲۰۲۳ء بمقام اہلِ حدیث کمپلکس جامعہ نگر، نئی دہلی میں شرکت کا موقع نصیب ہوا۔اس کے لیے میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم فضیلۃ الشیخ اصغرعلی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ ودیگرذمہ داران مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضرات!۔ اس کورس میں ہندوستان کے ہرصوبہ سے اپنے اپنے علاقہ کے فعال علماء وائمہ اوردعاۃ ومعلمین کوجمع کیا گیااورملک کے کبارعلماء ودانشواران جواپنے فن کے ماہر تھےان کے ذریعہ سے مشارکین کی اس قدراصلاح وتربیت،ٹریننگ اور ذہن سازی کی گئی کہ ہرمشارک اپنے علاقہ میں پہونچ کر دینی واصلاحی اورسماجی و رفاہی اورانسانی خدمات آسانی اورکامیابی کے ساتھ انجام دے سکے۔

اس کورس کے منتظمین حضرات نے کورس کوکثیر المقاصد اورمفید تر بنانے کے لئے اپنی ساری محنتوں کوصرف کیا اورواقعی اس کورس نے ہم کوریفریش کر دیا۔کسی کا حوصلہ گم ہوچکا تھاتوکوئی پست ہمتی اوراحساسِ کمتری کا شکارتھالیکن اس کورس نے ہمارے حوصلوں کو بلند کیا اورایک نئی اُمنگ کے ساتھ دعوت وتبلیغ اور ملک وملت اور انسانیت کی خدمت کے کازکوآگے بڑھانے کامضبوط اور مستحکم عزم اورحسین جذبہ عطا کیا۔

یہ ریفریشرکورس کئی امتیازی خصوصیات کا حامل تھا۔نہایت ہی عمدہ اورمفید عناوین کاانتخاب کیا گیاجن کی دورِحاضرمیں بہت ہی اہمیت اورضرورت ہے مثلا: طائفہ منصورہ کی پہچان ، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیوں اور کیسے،علوم القرآن وعلوم الحدیث-اہمیت وضرورت،مضمون اورترجمہ نگاری کے اصول،خارجیت کے مظاہراور اس کا علاج،دعوت الی اللہ-اسلوب ووسائل،افتاء کے آداب اوراسکے اصول ومبادی، آلودگی سے تحفظ اورشجرکاری،امن وشانتی کے قیام میں ائمہ ومعلمین کا کردار،تدریس کا جدیداسلوب، دہشت گردی کے خاتمے میں ائمہ اور معلمین کا کردار،اخوت ورواداری میں ائمہ ومعلمین کا کردار، ادب و معاشرہ، میڈیا اور مسلم معاشرہ اور مسلمانوں کے جمہوری حقوق جیسے عناوین سے ہم تشنگان علوم نبوت کوسیراب کیا۔

اسی طرح مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے شرکاء کے قیام وطعام اورراحت رسانی کا معقول انتظام فرمایااورذمہ داران ہرگھڑی پرشش احوال میں لگے رہے جس سے اپنے گھر میں ہونے کا احساس ہوا۔جس کے لیے ہم تہہ دل سے ذمہ داران جمعیت کےشکرگذار ہیں۔

اگرمیں اس کورس کےحوالے سےاہم شخصیت کا تذکرہ نہ کروں توبڑی ناسپاسی ہوگی جن کی ٹیم کی محنت اورکاوش سے یہ کورس نہایت ہی حسن وخوبی کے ساتھ اپنے اختتام کوپہنچامیری مراد ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی حفظہ اللہ اوران کے معاونین ہیں۔ آپ نے ایک ورکشاپ بھی پیش کرایاجس میں کسی بھی دینی وتربیتی پروگرام کےانعقاد کا طریقہ کاراورپرنٹ میڈیامیں اس کی تشہیرکس طرح کی جائے وغیرہ جدید معلومات سےہمیں آگاہ کیا۔اس دوران ادبی وثقافتی مجلس کا بھی انعقادعمل میں آیاجوہندوستان کی کثرت میں وحدت کا آئینہ دار تھا۔اس دوران ہمیں قرآن کریم کی بعض سورتوں اور

مجموعہ احادیث کے حفظ، قیام اللیل اور ادعیہ ماثورہ کے اہتمام کا بھی زریں موقع ملا۔

میں اللہ کے شکر کے بعد امیر محترم اور آپ کے تمام معاونین و کارکنان و رضا کاران اور احباب کی خدمت میں صمیم قلب سے ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں۔ اور دعاء کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت آپ تمام کی کاوشوں کو شرف قبولیت عطاء کرے اور آپ کی قیادت میں جمعیت و جماعت اسی طرح ہمہ جہت دعوتی، تعلیمی، تربیتی اور رفاہی اور انسانی خدمات کا سلسلہ پوری توانائی کے ساتھ جاری و ساری رہے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم ہیں شرکائے دورہ تدریبیہ

واضح ہو کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام چودھواں آٹھ روزہ ریفریشر کورس برائے ائمہ ودعاۃ ومعلمین کے اختتامی پروگرام کا آغاز بعد نماز مغرب قاری حافظ محمد سیلوم نمائندہ صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو و پانڈیچری کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند وصوبائی جمعیات کے ذمہ داران، موقر اراکین مرکزی مجلس عاملہ اور ملک کے مختلف صوبوں سے دورے میں شریک ائمہ، دعاۃ ومعلمین کے علاوہ ملی تنظیموں کے مؤقر قائدین وذمہ داران کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض مولانا ریاض احمد سلفی صاحب نے انجام دیے اور پروگرام کے سبھی شرکاء کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ پروگرام کا اختتام ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز صاحب کے تشکراتی کلمات پر ہوا جنہوں نے شرکاء دورہ اوران کو نامزد کرنے والی صوبائی جمعیات اہل حدیث کے علاوہ مرکزی جمعیت کے ذمہ داران بالخصوص امیر محترم اور کارکنان کا بھی شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں صوبائی جمعیات اہل حدیث آسام، مغربی بنگال، بہار، تمل ناڈو وپانڈیچری، مدھیہ پردیش، اڈیشہ، مغربی یوپی، مشرقی یوپی، جھارکھنڈ، دہلی، ہریانہ، کرناٹک وگوا، آندھرا پردیش، تلنگانہ، مہاراشٹر، راجستھان، جموں وکشمیر وغیرہ سے ائمہ، دعاۃ اور معلمین شریک ہوئے۔ دوران تدریب ورکشاپ اور ادبی وثقافتی مجالس کا انعقاد عمل میں آیا اور شرکاء نے ”عقیدۂ توحید کی اہمیت وضرورت“ کے عناوین پر مقالات بھی لکھے اور منتخب سورتوں اور مجموعہ احادیث کے حفظ واعادہ اور ماثور دعاؤں اور اذکار کا اہتمام کیا۔ یہ پروگرام شب ساڑھے دس بجے کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ ☆☆

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

فلسطین کا بحران جنگ وخونریزی کا سامان، امن و انصاف کا فقدان اور انسانیت کا نقصان، دعائیں کرنے اور امن امان کے ساتھ رہنے کی اپیل واعلان

دہلی ۱۲/اکتوبر ۲۰۲۳ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے اپنے اخباری بیان میں فلسطین اور اسرائیل کے مابین جاری جنگ اور دونوں طرف سے معصوم جانوں کے اتلاف پر انتہائی تشویش کا اظہار کیا ہے اور فوری طور پر جنگ بند کر کے امن مذاکرات کے ذریعہ مسئلہ کا پائیدار حل نکالنے پر زور دیا ہے۔ کیونکہ جنگ کسی بھی مسئلہ کا حل نہیں۔ اس میں معصوم جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں اور انسانیت کا خون ہوتا ہے۔ اور جان و مکان دونوں کا تقدس وحرمت پامال ہوتی ہے۔

پریس ریلیز میں مزید کہا گیا ہے کہ اسرائیل وفلسطین کے مابین جو موجودہ صورتحال پیش آئی ہے اور ماضی کے خونچکاں سانحات و واقعات اور انسانیت کا قتل عام کرنا کرانا اگر ظالموں کو طاقت کا نشہ اور مظلوموں کو احساس مظلومیت اس جنگ و خونریزی پر مجبور کر رہی ہے اور جنگی جنون کا شکار کر رہی ہے اور تنگ آید بجنگ آید کا مصداق بنا رہی ہے تو دنیا کے سپر پاورس اور دیگر انسانیت کے رکھوالوں اور حقوق انسانی کے ٹھیکیداروں اور بچوں اور معصوموں کے حقوق کے علمبرداروں کو کیوں سانپ سونگھ گیا ہے۔ کیا ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اور مظلوموں کا حق دلا کر ہر دو کے ساتھ انصاف و مساوات، بھلائی اور رہنمائی نہیں کی جاسکتی؟ کیا طاقتور اور ظالموں کی پشت پناہی مزید ظلم کو بڑھانے کا ذریعہ نہیں بن رہا ہے؟ اور مظلوم کے ساتھ کھڑا ہو کر موجودہ انتہائی برے اور بحرانی حال میں جنگ کو طول دینا بھی مظلوموں کے لیے مفید نہیں ہے بلکہ انتہائی تباہی اور ہولناکی کو دعوت دینا ہے۔ اس طرح اس قضیہ نامرضیہ میں دنیا دو بلاکوں میں بٹ جائے گی اور انسانیت کی بڑی اور لامتناہی تباہی بڑھتی چلی جائے گی۔ اس لیے سب کو ہوش کے ناخن لینے کی ضرورت ہے۔ اور خدانخواستہ تیسری عالمی جنگ کی نوبت سب کی ناعاقبت اندیشی کے نتیجے میں آگئی تو تاریخ کا سب سے بدترین وقت انسانیت پر آجائے گا۔ جس کے گناہ گار سب ہوں گے۔ اس لیے حکمرانان عالم جو انتہائی انسانی ہمدردی سے سرشار ہو کر اور ہمت وجرات سے کام لے کر حکمت و دور اندیشی اور تحمل وسنجیدگی کا پیکر بن کر افہام وتفہیم اور پر امن مذاکرات کے ذریعہ مظلوموں کو ان کا حق دلا سکتے ہیں اور اس قضیہ نامرضیہ کو ختم کر کے اس حساس خطہ میں امن واستقرار کا ماحول بنا سکتے ہیں، انہیں اپنا مثبت کردار ادا کرنا چاہئے۔ خود ان دونوں متحارب فریقوں کو انسانیت کی خاطر اور اپنی عوام کی جان ومال کی حفاظت کے لیے حرب وضرب کا راستہ چھوڑ کر مفاہمت کا راستہ اپنانا چاہئے۔ وطن عزیز کے عوام اور عام مسلمانوں کا بھی فرض ہے کہ مظلوم بھائیوں کے حق میں دعا کریں اور خطہ میں امن وامان کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے روئیں اور گڑگڑائیں اور کسی بھی اشتعال انگیزی اور غیر سنجیدہ اقدام سے بچیں۔

پریس ریلیز میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وطن عزیز کا ہمیشہ سے فلسطین کی حمایت کا موقف رہا ہے۔ مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو اور اٹل بہاری واجپائی نے ہمیشہ فلسطینی کاز کی حمایت کی۔ آج بھی ہمیں اپنے دیرینہ عادلانہ موقف پر قائم رہتے ہوئے وشو گرو بننے کا کردار ادا کرنا چاہئے اور عالمی برادری کو ساتھ لیکر اس کے منصفانہ اور انسانیت نواز حل کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔ اسی میں ملک وانسانیت کی بھلائی ہے۔ (بشکریہ روزنامہ ہندوستان ایکسپریس ودیگر روزنامے)

خوشخبری خوشخبری

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا

کلینڈر 2024

جاذبِ نظر، خوشنما، ہر صفحہ اسلامی تعلیمات سے مزین، قابل دید
قرآنی آیات سے آراستہ اور اہم معلومات سے پُر کلینڈر
چھپ کر منظر عام پر آرہا ہے۔

اپنا آرڈر پیشگی بک کرائیں۔

مکتبہ ترجمان

Ahle Hadees Manzil 4116, Urdu Bazar
Jama Masjid, Delhi-110006

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind

A/c: 629201058685

ICICI Bank (Chandni Chowk Branch)
RTGS/NEFT IFSC Code-ICIC0006292
Ph:011-23273407,Fax:011-23246613